عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوة

جلد نمبر ۱۵ | ۱۵ تا ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۱۷ھ بمطابق ۳۰ اگست تا ۵ ستمبر ۱۹۹۶ء | شمارہ نمبر ۱۴

موجودہ دہشت گردی اور اسلام

مسلمانانِ عالم قادیانیوں کو دعوتِ اسلام دیں

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کے امیر
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کا پیغام

گیارھویں عالمی ختمِ نبوت کانفرنس

مقاصد و تاریخی جائزہ

عقیدۂ ختمِ نبوت کی حفاظت ہر مسلمان کا فرض ہے

برسلز میں ممتاز علمائے کرام کا خطاب

قیمت: ۵ روپے

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ (جدید ایڈیشن)

پروفیسر محمد الیاس برنی

○۔۔۔ " قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ " برصغیر پاک و ہند میں وہ مشہور کتاب ہے جسے قادیانی عقائد و عزائم کا انسائیکلوپیڈیا کہا جاسکتا ہے۔

○۔۔۔ آج تک اس کے تمام ایڈیشن لیتھو پر شائع ہوئے تھے جن میں موجود بہت سی غلطیاں کتاب کے حسن کو ماند کررہی تھیں۔

○۔۔۔ اب اس کا جدید ایڈیشن کمپیوٹر پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کیا ہے۔

جدید ایڈیشن درج ذیل خصوصیات کا مجموعہ ہے:۔

۱۔۔۔ قدیم قادیانی کتب اور ان کے جدید ایڈیشنوں کے حوالہ جات کا اضافہ کیا گیا ہے نیز روحانی خزائن (مطبوعہ ربوہ و لندن) کے حوالہ جات بھی شامل کردیئے گئے ہیں۔

۲۔۔۔ قادیانی اخبارات و رسائل کے حوالہ جات بمعہ جلد، شمارہ، تاریخ اور صفحات بھی شامل کردیئے گئے ہیں۔

۳۔۔۔ کتابت کی سابقہ تمام غلطیوں کو دور کردیا گیا ہے۔ حوالے کی اصل کتابوں سے عبارتوں کو ملا کر تصحیح کردی گئی ہے۔

۴۔۔۔ سیرت المہدی کے حوالہ جات میں صفحہ اور جلد کے ساتھ روایت نمبر بھی درج کردیا گیا ہے۔

۵۔۔۔ جہاں کہیں عبارتوں میں کتابت کی غلطی تھی اسے دور کردیا گیا ہے۔

۶۔۔۔ فاضل مصنف مرحوم نے عنوان کے ساتھ صرف نمبر لگائے تھے۔ ہم نے فہرست میں ان عنوانات کے ساتھ صفحات بھی دے دیئے ہیں۔

۷۔۔۔ ضمیمہ جات کے عنوانات کی فہرست کو اصل فہرست کے ساتھ لگادیا گیا ہے۔

۸۔۔۔ مرزا قادیانی کے اشتہارات جو تبلیغ رسالت کے نام سے پہلے دس جلدوں میں تھے۔ ان حوالہ جات میں مجموعہ اشتہارات کی تینوں جلدوں کے صفحات دے دیئے ہیں۔

۹۔۔۔ مصنف نے مرزا کے اقوال کفریہ مختلف قادیانی رسائل و اخبارات کے حوالہ کے ساتھ دیئے تھے۔ اب ملفوظات کے حوالہ جات بھی ساتھ لگادیئے گئے ہیں۔

۱۰۔۔۔ مصنف کے زمانہ تصنیف کتاب ہذا کے وقت مرزا قادیانی کا کفر نامہ، تذکرہ، شائع نہیں ہوا تھا۔ اس ایڈیشن میں "تذکرہ" کے حوالہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔

کمپیوٹر کتابت۔ عمدہ سفید کاغذ۔ سہ رنگ ٹائٹل۔ خوب صورت جلد۔ صفحات ۱۲۶۴۔

قیمت تین صد ر۳۰۰روپے صرف۔

ملنے کا پتہ۔ دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ حضوری باغ روڈ۔ ملتان۔ فون نمبر ۵۱۴۱۲۲

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۵
شمارہ نمبر ۱۴

REGD. NO. SS-160

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر مسئول
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

مسلمانان عالم کے مطالبات ۳
گیارہویں ختم نبوت کانفرنس ـ مقاصد و تاریخی جائزہ ۷
عقیدہ ختم نبوت کیلئے کام کرنے والوں کیلئے خصوصی اہتمام ۱۰
مذہبی رہنماؤں کے بیانات ۱۱
عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت ہر مسلمان کا فرض ہے ۱۲
انسانی حقوق کی نام نہاد تنظیمیں اسلام کے خلاف سازش ہیں ۱۳
مظلوم انسانیت کی فریاد ۱۴
انگریزوں کا شرمناک کردار ۱۷
"ربوہ" کی اسلام دشمن سرگرمیاں ۱۹

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و ملٹی کلر
ارشد دوست محمد

قیمت ۵ روپے

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون 583486 ـ 514122
فیکس 542277

رابطہ دفتر
فون 7780337 ، 7780340

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171-737-8199

پبلشر عبدالرحمٰن باوا ۔ ناشر سید شاہد حسن ۔ مطبع القادر پرنٹنگ پریس ۔ مقام اشاعت ۱۰۳ ، بیز پلٹہ روڈ ، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مسلم و غیر مسلم حکومتوں سے مسلمانان عالم کے مطالبات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت منعقدہ عالمی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں منظور ہونے والی قراردادیں۔

۱---- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ نمائندہ اجتماع عقیدہ ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان کا اظہار کرتے ہوئے نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ سے وابستگی کو ہی امت کے لئے فضیلت اور شرف کا باعث تسلیم کرتا ہے اور اجماع امت کے مطابق ایسے تمام افراد کو دائرہ اسلام سے خارج تصور کرتا ہے جو کسی بھی طریقے سے عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں شکوک و شبہات کا اظہار کرتے ہیں۔ مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی سمیت قیامت تک ہر جھوٹے مدعی نبوت کے تمام عقائد باطلہ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں مسترد اور جھوٹے نبی کے پیروکاروں کے خلاف جہاد کا اعلان کرتے ہوئے قادیانیوں کو تلقین کرتا ہے کہ دنیوی اور اخروی نجات صرف نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کے دامن سے وابستگی میں ہے اس لئے یہ اجماع قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہوئے نصیحت کرنا فریضہ منصبی سمجھتا ہے کہ وہ جھوٹے نبی کی پیروکاری چھوڑ کر توبہ کرکے اسلام کے دامن عافیت میں پناہ لے کر جہنم کی آگ سے محفوظ ہو جائیں۔

۲---- قادیانیوں کے کفریہ عقائد اور عقیدہ ختم نبوت کے انکار کی وجہ سے ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ ۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے ذریعے قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے سے روکا گیا تب بھی پاکستان کی عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ نے قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی وجہ سے غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ ان تمام موقعوں پر قادیانیوں کو اپنے عقائد کی وضاحت کا پورا موقع دیا گیا۔ اس کے باوجود قادیانیوں کی طرف سے یہ اصرار کہ وہ مسلمان ہیں سوائے ہٹ دھرمی کے اور کچھ نہیں۔ قادیانی اگر اپنے عقائد کے مطابق خود کو حق پر سمجھتے ہیں تو سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق اپنے لئے نیا کلمہ، نئی اذان، نئی نماز اور اپنی عبادت گاہ کا نیا نام تجویز کریں۔ اپنے آپ کو مسلمان کہلا کر اور مسلمانوں کے شعائر استعمال کرکے مسلمانوں کو دھوکہ میں مبتلا کرتے ہیں یہ کسی طرح انصاف کے تقاضے کے مطابق نہیں۔ قادیانی یا تو اپنے آپ کو مسلمان کہلوانا چھوڑ دیں یا مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت پر ایمان سے توبہ کرکے نبی کریم ﷺ کے عقیدہ ختم نبوت کو تسلیم کریں۔

۳----- آئین پاکستان اور عدالت عظمیٰ پاکستان کے فیصلہ کے رو سے قادیانی شعائر اسلام استعمال نہیں کر سکتے اور نہ مسلمان کہلوا کر مسلمانوں کے انداز میں تبلیغ کر سکتے ہیں لیکن اندرون و بیرون پاکستان قادیانی کھلے عام آئین پاکستان کی دھجیاں اڑا رہے ہیں اور مسلمانوں کو ارتداد کی تبلیغ کر کے آئین پاکستان کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں حکومت پاکستان کی آئینی و اسلامی ذمہ داری ہے کہ آئین پاکستان کی پاسداری کرتے ہوئے اندرون و بیرون ملک ان کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے موثر اور قانونی اقدامات کرے۔

۴----- قادیانی بیرون ملک پاکستان اور مسلمانان پاکستان کو بدنام کرنے کے لئے ہر قسم کے ہتھکنڈے اختیار کر رہے ہیں۔ جھوٹی فلمیں بنا کر اپنے آپ کو مظلوم ظاہر کر رہے ہیں۔ سیاسی پناہ حاصل کر کے ملک کا وقار پوری دنیا خصوصاً" مغربی دنیا میں گرا رہے ہیں۔ حکومت پاکستان سے مطالبہ ہے کہ بیرون ملک سفارت خانوں کو ہدایت جاری کی جائے کہ قادیانیوں کے اس قسم کے ہتھکنڈوں کو روکنے کے لئے بھرپور اقدامات کریں اور پاکستان کے خلاف قادیانیوں کے پروپیگنڈہ کا موثر جواب دیں۔

۵----- برطانیہ کی حکومت قادیانیوں کے معاملے میں خصوصی امتیازی سلوک کا مظاہرہ کرتی ہے اور قادیانیوں کے ساتھ مسلمانوں کا سلوک کرتی ہے جس کی وجہ سے قادیانی' مسلمانوں کے حقوق حاصل کر کے مسلمانوں کے بنیادی حقوق پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کے ساتھ برطانوی حکومت غیر مسلموں کا معاملہ کرے۔ مسلمانوں کے حقوق ان کی طرف منتقل نہ کرے۔ مسلمانوں کی طرح مساجد بنانے کی اجازت نہ دے۔ اس سلسلے میں لندن کی قادیانیوں کی عبادت گاہ کو لندن کے نقشے میں مسجد ظاہر کیا گیا ہے اس کو ختم کرے۔ برمنگھم میں جو اسکول کی جگہ قادیانیوں کو الاٹ کی گئی ہے اس کو واپس لے کر مسلمانوں کے حوالے کرے اور جس طرح عیسائیوں کے حقوق مسلمانوں کو نہیں دیئے جاتے۔ ہندوؤں کے حقوق سکھوں کو نہیں دیئے جاتے۔ بدھ مت کے حقوق آتش پرستوں کو نہیں دیئے جاتے' اسی طرح مسلمانوں کے حقوق قادیانیوں کو نہ دیئے جائیں اور قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان امتیاز قائم کیا جائے۔

۶----- موجودہ پاکستانی حکومت نے لادینی اقدامات کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ عریانی اور فحاشی کے ذریعہ قوم کی معاشرت کو تباہی کے گڑھے میں دھکیل دیا گیا ہے۔ توہین رسالت کے قوانین اور آئین کی اسلامی دفعات کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ مہنگائی کے ذریعہ قوم سے آخری لقمہ تک چھین لیا گیا۔ قوم کو غلام بنانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ فحاشی اور عریانی کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔ ملک میں اسلامی نظام نافذ کیا جائے۔ مہنگائی کو ختم کیا جائے۔ پاکستان کو عالمی بینک اور آئی ایم ایف کے شکنجے سے نکال کر آزاد اقتصادی پالیسی بنائی جائے۔

۷----- قادیانی جماعت کے سربراہ جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کا ارتکاب کر کے برطانیہ کے قوانین کی خلاف ورزی کی ہے۔ یہ اجتماع حکومت برطانیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی جماعت کے خلاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کی توہین کا مقدمہ درج کیا جائے۔

۸----- پاکستان میں آئے دن کسی نہ کسی واقعے کے ضمن میں علماء کرام کو گرفتار کیا جاتا ہے اور دینی مدارس پر چھاپے مارے جاتے ہیں' علماء کرام کو ہراساں کیا جاتا ہے۔ تازہ ترین واقعے میں مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے خادم دفتر محمد عارف کو گرفتار کیا گیا' حکومت کی طرف سے یہ اقدامات قابل مذمت ہیں یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ تمام علماء کرام کو رہا کیا جائے اور آئندہ دینی مدارس پر چھاپوں کا سلسلہ بند کیا جائے۔

۹----- چیچنیا کے مسلمانوں کے خلاف جو بربریت اور درندگی برپا کی جارہی ہے اور جس طرح مسلمانان چیچنیا کا قتل عام ہو رہا ہے اس نے ہلاکو اور چنگیز خاں کے مظالم بھلا دیئے ہیں یہ اجلاس اس درندگی کی مذمت کرتے ہوئے اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر روس کو اس بربریت اور درندگی سے روکا جائے یہ اجلاس مسلمانوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ چیچنیا کے مسلمانوں کی بھرپور امداد کریں تاکہ وہ روس کے ظلم سے آزادی حاصل کر سکیں۔

۱۰----- امریکہ جس نے ساری دنیا میں انسانی حقوق کا شور مچایا ہوا ہے لیکن امریکہ کی جیل میں مصر کے عالم دین اور رہنما نابینا

عبدالرحمٰن مصری پر جو مظالم ڈھائے گئے اور جس طرح ان کے عزت نفس کو مجروح کیا گیا اور بے حیائی اور بے عزتی کے تمام ریکارڈ توڑے گئے وہ انتہائی قبیح فعل اور قابل مذمت عمل ہے یہ اجلاس امریکہ کے اس اقدام کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ جناب عبدالرحمٰن مصری صاحب کو فوری طور پر رہا کیا جائے اور عبدالرحمٰن مصری پر مظالم ڈھانے والوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

۱۱------ افغانستان کے جہاد کی برکت سے روس جیسی سپر طاقت کو شکست فاش ہوئی اور دنیا کی نگاہیں جہاد کے ثمرات کی طرف مرکوز ہوئیں لیکن استعماری قوتوں نے مجاہدین کو اقتدار کی جنگ میں جھونک دیا اور ربانی حکمتیار کی لڑائی نے افغانستان کو تباہی کے آخری کنارے تک پہنچادیا۔ اللہ تعالیٰ نے طالبان کی شکل میں مجاہدین اسلام کا لشکر پیدا فرمایا اور طالبان نے پندرہ صوبوں پر قبضہ کرکے نہ صرف امن و امان قائم کیا بلکہ شریعت کا مکمل اور عملی نفاذ کرکے دنیا کے سامنے مثالی اسلامی حکومت کا نقشہ اور نمونہ پیش کیا۔ استعماری قوتیں ان مجاہدین کے خلاف دوبارہ سرگرم عمل ہوگئی ہیں۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ افغانستان میں طالبان کی مکمل اسلامی حکومت قائم کی جائے اور دیگر متحارب قوتیں افغانستان کی حکومت طالبان کے حوالے کرکے افغانستان کے تمام خطے میں نفاذ شریعت کے عمل کی تکمیل کا خواب شرمندہ تعبیر کریں اور افغانستان سے خانہ جنگی کا خاتمہ کریں۔

۱۲------ امریکہ کی طرف سے لیبیا' عراق اور سوڈان کے خلاف عرصہ دراز سے اقتصادی بائیکاٹ پر دنیا کو مجبور کیا گیا جس کی وجہ سے یہ ممالک شدید پریشانی کا شکار ہیں اب لیبیا اور ایران پر امریکہ نے بعض پابندیاں عائد کرکے ان ممالک کو مزید پریشانیوں میں مبتلا کردیا ہے جبکہ مسلمان ممالک کے مقابلہ میں اسرائیل اور سربیا اور روس کی طرف سے فلسطینیوں' بوسنیائیوں اور چیچنی مسلمانوں کے کھلے قتل عام کے باوجود ان ممالک پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں کی گئی جو سراسر بددیانتی اور ظلم ہے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر اسلامی ممالک کے خلاف اقتصادی بائیکاٹ کا عمل ختم کیا جائے اور آئندہ اقوام متحدہ اس ہتھیار کو کسی مسلمان ملک کے خلاف استعمال نہ کرے۔

۱۳------ کشمیری مسلمانوں پر ۱۹۴۷ء سے ہندوستان نے فوج اور پولیس کے ذریعہ جو ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے ہیں وہ عالم اسلام کے ماتھے پر بدنما داغ ہیں۔ کشمیری حریت پسند مجاہدین صرف اس لئے ظلم کا نشانہ بن رہے ہیں کہ وہ ہندو کی غلامی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ اجلاس کشمیری مسلمانوں پر ہندوستان کے ان مظالم کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیری مسلمانوں کو ہندوستان سے آزادی دلائی جائے۔ ان پر ہونے والے مظالم روکے جائیں۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان کی خارجہ پالیسی پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر کسی اسلامی ملک کی حمایت حاصل نہ کی جاسکی اور مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیری حریت پسند مسلمانوں کی مکمل حمایت کی جائے اور ان کو فوجی اور عسکری امداد مہیا کی جائے۔

۱۴------ کشمیری جیلوں میں مجاہدین کشمیر پر جو ظلم کیا جارہا ہے اس سے تحریک کشمیر کو دبایا نہیں جاسکتا۔ خاص طور پر پاکستانی مجاہد اور صحافی مولانا مسعود اظہر اور کمانڈر منصور لنگڑیال کی گرفتاری کو دو سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا اور حکومت ہندوستان نہ مقدمہ چلارہی ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں کوئی فیصلہ کررہی ہے۔ مولانا مسعود اظہر اور ان کے ساتھیوں کی اس طرح گرفتاری عالمی قوانین اور انسانی حقوق کی سراسر خلاف ورزی ہے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا مسعود اظہر اور دیگر مجاہدین کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔

۱۵------- اجلاس میں مولانا محمد اعظم طارق' مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کی گرفتاری کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ ان علماء کرام اور دیگر کارکنوں کو رہا کیا جائے۔ اجلاس میں سرگودھا' جھنگ اور دیگر مقامات پر بلاوجہ گرفتاریوں کی مذمت کی گئی۔

۱۶------- اجلاس میں جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ کے فیصلے کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہا گیا ہے کہ سپریم کورٹ افریقہ نے قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ مذہب کے ماننے والے قرار دے کر واضح کردیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا موقف برحق ہے اور قادیانی غیر مسلم ہیں۔

مفتی محمد جمیل خان

گیارہویں عالمی ختم نبوّت کانفرنس

مقاصد اور تاریخی جائزہ

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا وہ بنیادی عقیدہ ہے جس پر اس امت کی فضیلت و شرف قائم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی کا رشتہ ہی اس امت کو عظمت عطا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عقیدہ پر سب سے زیادہ زور دیا۔ قرآن کریم کی کئی آیات اس کی قطعیت کے ساتھ شاہد ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد نبوت و رسالت کا سلسلہ منقطع کر دیا گیا اس سلسلے میں سورۂ احزاب کی آیت نمبر 40 سب سے زیادہ واضح اور قطعی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔"

اس ضمن میں ممتاز مذہبی اسکالر مولانا محمد یوسف لدھیانوی اپنی کتاب تحفۂ قادیانیت کے پہلے باب "عقیدہ ختم نبوت" کے عنوان کے تحت تحریر فرماتے ہیں۔ تمام مفسرین کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ آخری نبی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائیگا چنانچہ امام حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کے ذیل میں اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں

یہ آیت اس مسئلہ میں نص ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں تو رسول بدرجہ اولیٰ نہیں ہو سکتا کیونکہ مقام نبوت مقام رسالت سے عام ہے کیونکہ ہر رسول نبی ہوتا ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہوتا اور اس مسئلہ پر کہ آپ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متواتر احادیث وارد ہیں جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہے۔

امام قرطبی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں۔

ابن عطیہ فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کے یہ الفاظ تمام قدیم و جدید علماء امت کے نزدیک کامل عموم پر ہیں جو نص قطعی کے ساتھ تقاضا کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ "الاقتصاد" میں فرماتے ہیں۔

بے شک امت میں بالا۔ جماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں پس اس کا منکر یقیناً اجماع امت کا منکر ہے۔ مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ختم نبوت کامل میں اس آیت کے علاوہ تقریباً سو قرآن کریم کی آیات اور سو کے قریب احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل فرمائی ہیں جس سے پوری طرح واضح ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد دعوئے نبوت کفر اور دجل اور کذب ہے۔ آیت تکمیل دین کے ضمن میں مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی بڑی دلیل ہے کیونکہ اگر آپ خاتم النبیین نہ ہوتے تو پھر آپ پر دین کی تکمیل کیسے ممکن ہوتی اور آپ کے علماء کرام کو وارث نبوت کا منصب کیسے عطا ہوتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اپنے بارے میں ہی یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ آپ آخری نبی ہیں بلکہ اپنے بعد دعوئے نبوت کرنے والے کو مسترد کرنے اور اس کو کذاب اور دجال کی فہرست میں شامل کرنے کا حکم دیا۔ ایک جگہ آپ نے فرمایا میرے بعد کچھ کذاب اور دجال آئیں گے جو دعویٰ کرینگے کہ وہ نبی ہیں لیکن یاد رکھو میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تصریح فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی جھوٹے مدعی نبوت سے اس کی نبوت کی صداقت کے بارے میں معجزہ یا دلیل طلب کرے تو ایسا شخص بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امکان نبوت بھی ختم ہو گیا۔ اس شخص نے دلیل مانگ کر یہ عقیدہ رکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا امکان باقی ہے اسی لئے دلیل طلب کی گویا کہ امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد کسی نبی کے آنے کے تصور تک کی اجازت نہیں۔ پھر اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت عقیدۂ ختم نبوت کو عقائد سے نکال دے تو اس امت کا تمام شرف اور اس امت کی تمام فضیلت و عظمت ختم ہو کر رہ جاتی ہے کیونکہ یہ تمام قدر و منزلت، یہ شرف و اعزاز، یہ ایک ایک رات کا ثواب ہزار راتوں کے برابر، ایک ایک عمل کا ثواب کئی گنا یہ سب اسی وقت تک ہے جب تک امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم سے قائم ہے اور وہ تعلق اسی وقت قائم رہ سکتا ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ عقیدہ پختگی کے ساتھ رکھا جائے کہ آپ آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کسی قسم کے بھی نبی یا رسول آنے کی گنجائش نہیں جس طرح رب کائنات کے ساتھ کسی ہستی کو ذات یا صفات میں شریک ٹھہرانا کفر اور شرک ہے اور ایسا شخص جسد ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت میں کسی ہستی کو شریک ٹھہرانا کفر ہے۔ شرکت رسالت اور نبوت تو دور کی بات ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی صفت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسری کا دعویٰ کرنا دائرہ اسلام سے نکلنے کیلئے کافی ہے۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی ان تصریحات کی بنا پر امت میں کسی مسئلہ پر سب سے پہلے جو اجماع ہوا وہ اسی عقیدۂ ختم نبوت پر ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد جب مسیلمہ کذاب اور دیگر مدعیان نبوت نے اعلان کیا کہ اب چونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے گئے ہیں اس لئے ان کے بعد نبوت ہم کو مل گئی ہے، خلیفہ اول سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جمع فرمایا اور قرآن کریم کی آیات کریمہ اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کیں۔ صحابہ کرام

رضوان اللہ عنہم اجمعین جن میں خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، خلیفہ ثالث سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، خلیفہ رابع حضرت علی کرم اللہ وجہہ، عشرہ مبشرہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ و حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اور ہزاروں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین موجود تھے ان سب نے اس پر اتفاق کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور شریعت چونکہ آخری نبوت و شریعت تھی اس لئے اب نہ کوئی رسول ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی نبی۔ نہ صاحب شریعت کوئی نبی آئے گا اور نہ غیر تشریعی کوئی نبی آئے گا۔ نبوت و رسالت کا دروازہ اور راستہ ہی بند ہو گیا۔ حضرت جبرائیل امین علیہ اسلام کے واسطے سے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا اس لئے ایسے تمام افراد کے خلاف جہاد فرض عین ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت یا رسالت یا کسی قسم کی "پیامبری" کا دعویٰ کریں اور چشم فلک نے عجیب منظر دیکھا جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بحیثیت جانشین رسول صلی اللہ علیہ وسلم و خلیفہ اول جرأت مندانہ قدم اٹھایا اور ہزاروں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین پر مشتمل لشکر تیار کر کے مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کیلئے روانہ فرمایا چونکہ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چونکہ جہاد میں مصروف تھے اس لئے نوجوان صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم کی بڑی تعداد مختلف محاذوں پر مصروف عمل تھی اس بناء پر مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لشکر میں علماء کرام، مفسرین، محدثین، قراء حضرات، مورخین، شامل کئے گئے اور یہ اسلام کا پہلا جہاد ہے جس میں ضرورت کے پیش نظر ان بڑی ہستیوں کو داؤ پر لگایا گیا اور مسئلہ کی نزاکت کے پیش نظر ان مفسرین، قراء کرام نے جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ ایک طرف اگر مسیلمہ کذاب اپنے تیس ہزار لشکر سمیت جہنم رسید ہوا تو دوسری طرف 12 سو سے زائد صحابہ کرام نے جام شہادت نوش فرمایا جس میں سات سو سے زائد حفاظ اور قراء اور مفسرین و محدثین شامل تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کل غزوات میں شہید ہونے والوں کی تعداد اس تعداد کی تہائی کے قریب بنتی ہے۔ بے مثال قربانیاں دیکر خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت کی لاج رکھ لی اور امت پر اجماعی طور پر واضح کر دیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جھوٹے مدعی نبوت قابل برداشت نہیں اور ان کے خلاف جہاد فرض عین ہے۔

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دور میں عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت فرمائی اور کسی شخص کو یہ حق نہیں دیا کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کو زد پہنچانے کیلئے کسی تاویل یا تحریف کا سہارا لے اور صرف جھوٹے مدعیان نبوت ہی نہیں بلکہ جھوٹے مدعیان مہدیت اور جھوٹے مدعیان مجددیت مسیحیت کو بھی برداشت نہیں کیا اور اس مسئلہ کو ہمیشہ صاف اور واضح رکھا۔ برصغیر میں جب انگریزوں نے مسلمانوں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑا تو ان کی مشنری اداروں نے یہ عزم کیا کہ برصغیر سے اسلام کا نام و نشان مٹا دیا جائے اور مسلمانوں کو نعوذ باللہ عیسائی بنا دیا جائے اگر یہ ممکن نہ ہو تو دائرہ اسلام سے الگ کر دیا جائے تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ پیروکار دنیا بھر میں ان کیلئے خطرہ نہ بنیں۔ پہلے مرحلے میں انہوں نے عیسائیت کے فروغ کیلئے بھرپور جدوجہد شروع کی اور ہزاروں پادریوں کے غول کے غول برصغیر کے قریہ قریہ، گاؤں گاؤں پھیل گئے اور مناظروں اور لالچ اور دولت کے بل بوتے پر عیسائی بنانے کی بھرپور کوشش شروع کی۔ علماء امت نے ان کا بھرپور مقابلہ کیا۔ حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری، مولانا رحمت اللہ کیرانوی اور دیگر

مسلمانان عالم قادیانیوں کو دعوت اسلام دیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت خواجہ خان محمد صاحب کا پیغام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب نے برمنگھم میں منعقد ہونے والی گیارہویں عالمی ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر مسلمانان یورپ کے نام ایک پیغام میں کہا کہ اس وقت پوری دنیا عمومی طور پر اور مغرب خصوصی طور پر مسلمانوں کی قوت سے گھبرا کر ان کے خلاف مشترکہ کارروائیوں میں مصروف ہے۔ ان کی کوشش ہے کہ مسلمانوں کو ہر ممکن طور پر دبا دیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر قانون مسلمانوں کے خلاف عمل پیرا ہے، جبکہ دوسری قوتوں کے نظام کے خلاف یہ قانون غیر موثر ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے اور چودہ سو سال سے امت کا اس پر اجماع ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہے۔ 1901ء میں مسلمانوں کو دین سے برگشتہ کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو جھوٹے مدعی نبی کی حیثیت سے متعارف کرایا، تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا رشتہ اپنے محبوب سے کاٹ دیا جائے، اور امت کو جو شرف و فضیلت اور عظمت حاصل ہے وہ ختم ہو جائے۔ خدا بھلا کرے علماء امت کا کہ انہوں نے امت کو اس خطرے سے آگاہ کیا اور امت مسلمہ نے 7 ستمبر 74ء کو متفقہ طور پر قادیانیوں کو جسد اسلامیہ سے خارج کیا اور 26 اپریل 84ء کو امتناع قادیانیت جاری کر کے قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے سے روک دیا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ قادیانی اس فیصلے کو اصولی طور مان کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو تسلیم کر لیتے اور اپنے غلط عقائد سے توبہ کرتے، لیکن بدقسمتی سے وہ اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بار بار اس بات کی کوشش کی آئین پاکستان کے دائرہ میں رہتے ہوئے قادیانیوں کی سرگرمیوں کا سدباب کیا جائے، لیکن قادیانیوں نے پاکستان اور بیرون پاکستان مسلمانوں اور پاکستان کو بدنام کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ مظلومیت کا رونا رو کر مغرب کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ سیاسی پناہ جیسے فوائد حاصل کئے۔ اب قادیانی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے ترغیب کے تمام پہلو بروئے کار لا رہے ہیں۔ نوکریوں کی لالچ دی جا رہی ہے۔ غیر ملکی ویزوں کی ترغیب دی جا رہی ہے، لیکن ان کے علم میں یہ بات نہیں کہ مسلمان الحمد للہ ایمان کے مقابلے میں کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتے اور عیسائی تمام تر کوششوں کے باوجود مسلمانوں کے قلوب سے ایمان نہیں نکال سکے۔ انشاء اللہ اسی طرح قادیانی بھی اپنے عزائم میں ناکام ہوں گے۔ آج ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ مسلمان اپنے عقیدے کے بارے میں پوری طرح معلومات حاصل کریں اور دین کا علم حاصل کریں تاکہ ان کو شکوک میں مبتلا نہ کیا جا سکے۔ وہ سچے نبی کے پیروکار ہیں ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کو جہنم کا ایندھن بننے سے بچائیں جس طرح وہ دیگر مذاہب کے افراد کو دین حق اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں اس طرح قادیانیوں کو دعوت اسلام دیں۔ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں ان کو آگاہ کریں۔ جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے پیروکاروں کا انجام بتائیں، اگر مسلمانوں نے اپنے اس مذہبی فریضے کو مشن کی حیثیت سے اپنا لیا تو انشاء اللہ قادیانیت اپنی موت آپ مر جائے گی۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقیدۂ ختم نبوت کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، تاکہ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو۔

ہزاروں علماء کرام پادریوں کے اس لشکر کے مقابلہ میں سینہ سپر ہوئے اور ہر جگہ ان کو مناظروں میں شکست دی اور اسلام کا کلمہ حق بلند کر کے مسلمانوں کو عیسائی بننے سے بچالیا۔ اس میں ناکامی کے بعد علماء کرام پر ظلم و ستم کے دروازے کھول دیئے گئے اور ہزاروں علماء کرام کو پھانسیوں کے تختے پر چڑھا دیا گیا۔ نماز پڑھتے ہوئے مسلمانوں کو سوروں کی کھالوں میں بند کر کے جان سے مار دیا گیا۔ ایک دن پھانسی کا اس طرح سلسلہ شروع کیا کہ برصغیر کا کوئی درخت ایسا نہیں تھا جس میں کسی عالم دین یا مسلمان کو پھانسی نہ دی گئی ہو۔ صرف ٹھٹھہ میں ہزاروں مدارس تباہ کر کے علماء کرام اور طلباء کو شہید کر دیا گیا۔ یہ حربہ بھی ناکام ہوا اور مسلمان اور زور و شور سے اپنے مذہب سے وابستہ ہوگئے تو پھر مسلمانان برصغیر کے دلوں سے ایمان نکالنے کیلئے فرقہ واریت کا شوشہ چھوڑا گیا لیکن یہ حربہ بھی کفر کے مقابلہ میں ناکام ہوا اور مسلمان دین کے مسئلہ پر متحد ہوگئے تو اب مرزا غلام احمد قادیانی نامی شخص کو جو سیالکوٹ کے ایک عدالتی دفتر میں کلرک یا پیشکار کی حیثیت سے ملازم تھا اور جس کا خاندان بقول اس کے ان انگریزوں کا پرانا نمک خوار تھا اور جنگ آزادی 1856 میں اس خاندان نے انگریزوں سے وفاداری کے اظہار کیلئے پچاس گھوڑے نذرانہ پیش کئے تھے اس کو منتخب کیا کہ وہ مسلمانوں کے دلوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور جذبۂ جہاد کو ختم کرنے کیلئے کام کرے مرزا غلام احمد قادیانی نے حکیم نور الدین اور چند گمراہ ساتھیوں کی مدد سے پہلے اپنے آپ کو مناظر اسلام کی حیثیت سے روشناس کرایا اور شہرت حاصل کی بعد ازاں اس نے مجدد اور مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنے گرد کچھ لوگوں کو جمع کر لیا۔ علماء لدھیانہ نے اس دعووں کی روشنی میں مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کو خلاف اسلام قرار دیا اور امت مسلمہ کو اس سے بچنے کی تلقین کی اور اپنے اس فتویٰ کی تصدیق کیلئے دارالعلوم دیوبند کے بانی فقیہ ملت مولانا رشید احمد گنگوہی کو بھیجا، حضرت گنگوہی کی تصدیق نے اس فتویٰ کو برصغیر کے علماء کرام کے اجماع کی حیثیت دی اور پورے ہندوستان میں اس نئے فتنے کے بارے میں مسلمانوں کو آگاہ کرنے کا عمل شروع ہوا۔ بجائے اس کے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اس فتویٰ کے بعد اپنے عقائد سے توبہ کر کے رجوع کر لیتا اور اپنے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ کرتا اس نے مزید ہٹ دھرمی اختیار کی اور منصوبے کے مطابق 1901 کو نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اب چونکہ کفر بالکل واضح ہو چکا تھا اور مرزا جھوٹے مدعی نبوت کی حیثیت سے منظر عام پر آچکا تھا اس لئے اب علماء کرام کے پاس جہاد کے علاوہ دوسرا کوئی راستہ نہ تھا لیکن بدقسمتی سے انگریزوں کی حکومت تھی وہ پورے طور پر مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے پیروکاروں کی سرپرستی کر رہی تھی اس لئے جو علماء کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کے اظہار کیلئے تقاریر کرتے ان کو پابند سلاسل کر دیا جاتا اور مرزا صاحب پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیا اکرام علیہم السلام کی توہین اور جھوٹے دعویٰ نبوت کے باوجود کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں تھی کیونکہ وہ وفاداریٔ انگریز کا دم بھرتے تھے۔ خود لکھتے ہیں کہ میں نے انگریز حکومت کی اطاعت میں بے شمار کتابیں لکھیں۔ ایک جگہ لکھتے ہیں۔ انگریز حکومت خدا کا سایہ ہے اللہ اسے برقرار رکھے۔ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں اب جہاد ختم ہو چکا ہے۔ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ جو مجھ کو نبی تسلیم نہیں کرتا وہ کافر اور کنجریوں کی اولاد ہے ان حالات میں علماء کرام کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا کہ جس طرح برصغیر کے مسلمانوں کو عیسائیت سے بچانے کیلئے گاؤں گاؤں جدوجہد کی تھی اسی طرح مسلمانان برصغیر کو جھوٹے مدعی نبوت کے اثرات سے بچانے کیلئے گاؤں گاؤں تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا جائے اس سلسلہ میں محدث العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے برصغیر کے علماء کرام کو جمع کیا اور جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کی تبلیغی سرگرمیوں سے آگاہ کرتے ہوئے تلقین کی کہ اس ارتدادی [illegible] سرکوبی کیلئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں اور مشن کے طور پر عقیدۂ ختم نبوت کیلئے کام کریں اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو امیر منتخب کر کے تمام علماء کرام کو حکم دیا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے کام کیلئے امیر شریعت کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ آپ نے خود بھی بیعت کی اور تمام [illegible] علماء کرام جن میں محدث سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، مفتی محمد شفیع جیسی شخصیات شامل تھیں بیعت کرنے کا حکم دیا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان تمام بڑے بڑے علماء کرام نے محدث العصر مولانا کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق تبلیغی سلسلہ شروع [illegible] اور پورے برصغیر کے مسلمانوں کو بروقت اس خطرے سے آگاہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ کی عظمت کی برکت سے مسلمانوں نے اپنے ایمان کی حفاظت فرمائی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار ہزاروں سے تجاوز نہ کر سکے۔ قیام پاکستان کے بعد انگریزوں کی سرپرستی سے پاکستان [illegible] پہلا وزیر خارجہ سر ظفر اللہ جو قادیانی تھا مقرر ہوا اور اس نے منصب وزارت کا فائدہ اٹھا کر وزارت خارجہ کو خارجہ پالیسی پر کام کرنے کے بجائے قادیانیت کی تبلیغ کا ادارہ بنایا اور پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کا خواب دیکھنے لگا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک ختم نبوت 53 کی وجہ سے یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا اور پاکستان مسلمانوں کی حیثیت سے برقرار رہا اور برقرار کیسے نہ رہتا جبکہ صرف لاہور میں خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقین نے دس ہزار جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ پورے ملک میں ایک لاکھ سے زائد علماء کرام اور ختم نبوت کے پروانوں نے اپنے آپ کو گرفتاری کیلئے پیش کیا۔ پورا پاکستان ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا اور ایک طرح سے قادیانیت کا فتنہ سرد پڑ گیا اس تمام قضیے کا عجیب پہلو یہ ہے کہ دعویٰ نبوت کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیروکار اس پر مصر تھے کہ وہ مسلمان ہیں اور دنیا بھر کے ایک ارب کے قریب مسلمان جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو تسلیم نہیں کرتے وہ مسلمان نہیں ہیں علماء کرام اور مسلمانوں کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے عقیدۂ ختم نبوت کا انکار کر کے جھوٹا دعویٰ نبوت کر دیا ہے اس لئے وہ غیر مسلم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے خارج ہے اور اس کے پیروکار عقیدۂ ختم نبوت کے انکار اور جھوٹے مدعی نبوت کو نبی تسلیم کرنے کی بنا پر غیر مسلم کافر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے خارج ہیں۔ یہ جائز مطالبہ پاکستانی حکومت تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں تھی 1974 میں تحریک ختم نبوت کا آغاز اس وقت ہوا جب نشتر کالج کے طلباء کو ربوہ اسٹیشن پر اس لئے ظلم و بربریت کا نشانہ بنایا گیا کہ انہوں نے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے تھے۔ یہ تحریک 7 ستمبر 74ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر منتج ہوئی اس سے قبل 42 ممالک کے علماء کرام نے واضح طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا تھا۔ 1974ء کے بعد قادیانی جماعت کے سربراہ نے ربوہ مرکز چھوڑ کر لندن سکونت اختیار کی اور اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا محور یورپ اور افریقی ممالک کو بنایا۔ امریکہ، جرمنی، جاپان، انگلینڈ وغیرہ اس تحریک کیلئے بہت سازگار تھے کیونکہ مغرب اسلام سے بہت خوفزدہ ہو رہا ہے اس لئے اسلام کے خلاف اس تحریک کو ان مغربی ممالک میں خوب پذیرائی حاصل ہوتی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس خطرے کو محسوس کیا اور مفتی احمد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ، تحفۂ قادیانیت کے مولف مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا منظور احمد الحسینی، حاجی عبدالرحمن یعقوب پر مشتمل وفد نے انگلینڈ کا دورہ کیا اور مشورے کے بعد لندن میں ختم نبوت سینٹر اور دفتر ختم نبوت قائم کیا

اور قادیانیوں کی سرگرمیوں سے مسلمانان انگلینڈ کو آگاہ کرنے کیلئے پہلی ختم نبوت کانفرنس ویمبلے ہال لندن میں 1985ء میں منعقد کی گئی جس میں پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، افریقہ، یورپی ممالک، سعودی عرب سے علماء کرام تشریف لائے پورے انگلینڈ سے مسلمان بہت جوش و خروش کے ساتھ اس میں شریک ہوئے تقریباً دس ہزار افراد نے شرکت کی، کانفرنس سے قبل پورے انگلینڈ میں مختلف شہروں میں ختم نبوت سیمینار اور کانفرنسیں منعقد کی گئیں جس کی وجہ سے پورے انگلینڈ میں اچھے اثرات مرتب ہوئے۔ اس فائدے کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا کہ ہر سال اس کانفرنس کا انعقاد کیا جائے اس فیصلے کی روشنی میں دوسری ختم نبوت کانفرنس 1986ء تیسری 1987ء چوتھی 1988ء، پانچویں 1989ء چھٹی 1991ء ساتویں 1992ء، آٹھویں 1993ء، نویں اگست 1994ء اور دسویں 1995ء اور اس سال 11 راگست 96ء بروز اتوار کو جامع مسجد برمنگھم میں صبح 9 بجے تا 8 بجے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان کی زیر صدارت منعقد ہوگی جبکہ مہمانان خصوصی میں جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمن، مجلس تحفظ حقوق

اہلسنت کے سربراہ مولانا سید عبدالمجید ندیم، تحفہ قادیانیت کے مولف اور جنگ کے مشہور کالم "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے کالم نگار مولانا محمد یوسف لدھیانوی، جمعیت علماء ہند کے امیر مولانا سید محمد اسعد مدنی، جامع مسجد توحید جرمنی کے مولانا مشتاق الرحمن، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مفتی منیر احمد اخون، مولانا منظور احمد الحسینی، مفتی محمد جمیل خان، قاری خلیل احمد بندھانی، حافظ محمد عابد، مشہور روحانی بزرگ حضرت مولانا سید نفیس شاہ، جامعہ مدنیہ لاہور کے مہتمم مولانا سید رشید میاں، حاجی مسعود، مولانا سعید احمد جلالپوری، سواد اعظم اہلسنت کے مولانا محمد طیب نقشبندی، مولانا قاری عمر خطاب، جمعیت علماء برطانیہ کے مولانا عبید الرحمن، مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا مفتی محمد اسلم، مولانا احمد موسیٰ پانڈور، دارالعلوم بری کے مہتمم مولانا محمد یوسف متالا، جامعہ اسلامیہ نوٹنگھم کے مہتمم مولانا محمد کمال، دارالعلوم دیوزبری کے مہتمم مولانا محمد احمد، مولانا اکرام الحق الخیری شرکت کریں گے۔ نظامت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن کے انچارج حاجی عبدالرحمن

انجام دیں گے، کانفرنس میں انگلینڈ، جرمنی، امریکہ، اور افریقی ممالک میں قادیانیت کی خلاف اسلام سرگرمیوں کا جائزہ لیا جائے گا اور آئندہ سال کیلئے ان ممالک عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے کام کرنے اور قادیانیت کی اسلام دشمن اور پاکستان دشمن مخفی سرگرمیوں کو روکنے کیلئے لائحہ عمل طے کیا جائے گا اور آئین پاکستان کی روشنی میں قادیانیت کے سدباب کیلئے موثر کارروائی پر غور کیا جائے گا۔

عقیدۂ ختم نبوت کے لئے کام کرنے والوں کے لئے خصوصی انعام

تحفہ قادیانیت کے مولف

مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی تاثرات

نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی اور آپ سے محبت و تعلق ہر مسلمان کے لئے ایک بنیادی اعزاز و اکرام کا باعث ہے اور جتنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق اور شرف میں اضافہ ہوگا اتنا ہی انسان کا رتبہ اور شرف اللہ تعالیٰ کے یہاں بھی اور دنیا میں بھی زیادہ ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو اتنے بڑے انعامات عطا ہوئے اس کی دو وجوہات تھیں ایک نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور صحبت و رفاقت اور دوسری حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص انس و تعلق اسی بناء پر ان کو "حزب اللہ" اللہ تعالیٰ کی جماعت کا کہیں خطاب ملا، کہیں اولیاء اللہ کا خطاب عطا ہوا اور کہیں "رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ" اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے۔ اس تعلق اور انس کی برکت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے معمولی درجے کے عمل کو بھی اتنی مقبولیت حاصل ہوئی کہ آج کے ولی کامل اس سے ہزار گنا زیادہ بھی عمل کرلیں تو اتنی مقبولیت حاصل نہیں ہوگی اس لئے فقہاء کرام نے تصریح کی ہے کہ ہزاروں اولیاء اللہ مجدد اور قطب مل جائیں تو ایک ادنیٰ صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا ان صحابہ کرام رضوان عنہم اجمعین کے ساتھ اگر کوئی شخص مماثلت کرنا چاہتا ہے اور اس کی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کے بدلے وہ انعامات اور اعزازات عطا کریں جو صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو حاصل تھے تو اس کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین والا تعلق اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا، محدث العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت شیخ مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، مفتی احمد الرحمن حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف وغیرہ کی تصریحات اور تجربات کے نچوڑ سے میں یہ سمجھا ہوں کہ اس دور میں اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین والا تعلق کوئی قائم کرنا چاہتا ہے تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنے آپ کو وقف کردے کیونکہ موجودہ دور میں اسلام کو عیسائیت، یہودیت، ہندو مذہب، بدھ مذہب، کمیونزم وغیرہ سے اتنا خطرہ نہیں کیونکہ وہ کھلے دشمن ہیں اس وقت عیسائی پوری دنیا میں ہزاروں مشنریوں کے ذریعے مسلمانوں کو مرتد بنانے کے درپے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ وہ مسلمانوں کے ایمان کو متزلزل نہیں کرسکے، لیکن قادیانیت اسلام کے لئے وہ خطرہ ہے جو اسلام کی آڑ میں اسلام کے لبادے میں اسلامی طور طریقہ اختیار کرکے مسلمانوں کے دلوں اور دماغوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ مسیلمہ کذاب اور دیگر جھوٹے مدعیان نبوت کے نقش قدم پر چلکر مسلمانوں کو اسلام کے نام پر دھوکہ دے رہے ہیں وہ مسلمانوں جیسی عبادت گاہیں قائم کرتے ہیں وہ مسلمانوں کا کلمہ پڑھ کر اس سے مرزا غلام احمد قادیانی مراد لیتے ہیں وہ اسلام کی آڑ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء کرام علیہم اسلام کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں، وہ مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں، وہ ختم نبوت پر عقیدہ رکھنے والوں کے دشمن ہیں اس لئے ان کا مقابلہ کرکے ان کی تبلیغی سرگرمیوں کو روک کر مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی قائم رکھ سکتے ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت فرمائیں۔

مذہبی رہنماؤں کے پیغامات

ابو مریم

عالمی ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد وقت کی اہم ضرورت ہے اس وقت جس تیزی سے قادیانیت اپنی تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے اس کے سدباب کے لئے ضروری ہے کہ تمام ذرائع جس کی اسلام نے اجازت دی ہے وہ استعمال کر کے عقیدۂ ختم نبوت کی تبلیغ کی جائے خصوصاً انگریزی، فرانسیسی اور افریقی زبانوں میں لٹریچر تیار کیا جائے۔ تبلیغی جماعت کے انداز میں گھر گھر تبلیغ کی جائے تاکہ قادیانی نوجوان نسل کو شکوک و شبہات میں مبتلا کر کے گمراہ نہ کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ یہ امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں۔

مولانا محمد اسعد مدنی
جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ
صدر جمعیت علمائے ہند، دہلی، انڈیا

فتنۂ قادیانیت اس دور کا وہ عظیم فتنہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت پر براہ راست ڈاکہ زن ہوا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدۂ نبوت ایسا عقیدہ نہیں ہے جس پر زد ڈالنے والوں کو معاف کر دیا جائے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے لئے کام کرنے والے خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صحیح جانشین ہیں اور جھوٹے نبی اور اس کے پیروکار مسیلمہ کذاب کے جانشین اور وارث ہیں۔ اس لئے مسیلمہ کذاب کے جانشینوں سے امت مسلمہ کو بچانے کیلئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کردار ادا کرنا ضروری ہے اور وہ ہے جہاد . . . .

مولانا عبدالغفور حیدری
جنرل سیکرٹری جمعیت علمائے اسلام پاکستان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا ادارہ ہے اور محدث اسلام حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ کی امانت۔ اس جماعت سے وابستہ افراد حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سپاہی اور ان دو بزرگوں کی روحانی اولاد ہیں۔ قادیانیت کی سرگرمیوں کو روکنے اور عقیدۂ ختم نبوت کیلئے کام کرنے والوں کو قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔

مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ
صدر مجلس تحفظ حقوق اہلسنت پاکستان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے آغاز سے ہی جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کے غلط عقائد کی روک تھام کیلئے سرگرم عمل ہے وہ جس طرح مسلمانوں کو جہنم سے بچانا اپنا مذہبی فریضہ گردانتی ہے اسی طرح قادیانی سادہ لوح افراد کا جہنم کے گڑھے میں گرنا ان کے لئے افسوس کا باعث ہے اس لئے تمام قادیانیوں کو چاہئے کہ وہ غلط عقیدے سے توبہ کریں۔ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں پناہ لے لیں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نصیب فرمائے۔

مولانا عزیز الرحمن جالندھری
ناظم اعلیٰ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

یورپ میں مغربی قوتوں کی ہم نوائی سے قادیانیت کا جس طرح پرچار کیا جارہا ہے وہ عالم اسلام کیلئے خطرات کی گھنٹی ہے اس لئے علمائے یورپ کی ذمہ داری ہے وہ اس کے سدباب کیلئے عالمی مجلس ختم نبوت سے بھرپور تعاون کریں۔ مولانا ظہیر راگی، ناظم اعلیٰ جمعیت علمائے افریقہ

عقیدہ ختم نبوت کے عقیدے کا تحفظ مسلمانوں کا مشترکہ مذہبی فریضہ ہے

جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمن کا پیغام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی یہ کانفرنس عالم اسلام اور مسلمانان یورپ کو اسلام کے سب سے اہم اور بنیادی عقیدے کی طرف متوجہ کرنے کے لئے منعقد ہو رہی ہے اس کانفرنس کے پیچھے ایک عظیم تاریخ ہے اور قربانیوں کا ایک لاانتہائی سلسلہ ہے تاریخ اسلام اور تاریخ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس سلسلے کی کڑی خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے جانثار رفیق غار، جانشین خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتی ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جس طرح مسیلمہ کذاب پہلے جھوٹے نبی کے خلاف جہاد کر کے مسلمانوں کے سامنے سنت رکھ دی کہ جب بھی عقیدہ ختم نبوت پر قزاق اور کذاب حملہ کریں تو نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار جان کا نذرانہ پیش کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے 1880ء سے ہی مرزا غلام احمد قادیانی کے مختلف دعوؤں کی روشنی میں یہ محسوس کر کے کہ آئندہ کہیں یہ نبوت کا دعویٰ نہ کر دے، ان کے خلاف قلمی اور لسانی جہاد شروع کیا۔ 1901ء میں جب مرزا غلام احمد نے دعویٰ نبوت کیا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوتؒ نے امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں بھرپور جہاد شروع کیا۔ قیام پاکستان کے بعد 53 میں تحریک ختم نبوت نے پاکستان قادیانی اسٹیٹ بننے سے بچایا گیا۔ 1974ء میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید محمد یوسف بنوری کی قیادت میں جمعیت علماء اسلام اور دیگر تمام مذہبی سیاسی جماعتوں نے ملکر تحریک ختم نبوت 74 چلائی۔ اور قادیانیوں کو 7 ستمبر 74 کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ 84 میں مولانا خواجہ خان محمد مفتی احمد الرحمن کی قیادت میں جمعیت علماء اسلام کی قیادت کے ہمراہ تحریک چلائی گئی جس کے بعد امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا گیا آج ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام مذہبی اور سیاسی جماعتیں مفادات سے بالاتر ہو کر پوری دنیا میں قادیانیت کی غیر اسلامی تبلیغی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے مشترکہ جدوجہد کریں اور اس کانفرنس سے اس کام کا آغاز کیا جائے۔

●●

قادیانیوں کو آئین پاکستان کے مطابق اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے بجائے قادیانی کی حیثیت سے زندگی گزارنی چاہئے مسلمان کسی صورت میں جھوٹے نبی کے پیروکاروں کو برداشت نہیں کر سکتے۔

مفتی محمد نعیم، صدر سنی مجلس عمل کراچی پاکستان

عقیدۂ ختمِ نبوّت کی حفاظت ہر مُسلمان کا فرض ہے

برسلز میں دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس سے مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا اکرم طوفانی اور دیگر علماء کا خطاب

رپورٹ: محبوب حسین مغل۔ برسلز میں دوسری سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں قرب و جوار سے عاشقانِ رسول قافلوں کی صورت میں برسلز پہنچے بلجیم کے مختلف شہروں کے علاوہ انگلینڈ اور جرمنی سے بھی متعدد علمائے کرام قافلے لے کر کانفرنس میں شرکت کے لئے برسلز پہنچے ڈیوزبری انگلینڈ سے علمائے کرام کا قافلہ زیر قیادت مولانا عبدالحکیم جنرل سیکریٹری مدرسہ تعلیم القرآن مولانا محمد صادق، مولانا محمد فاروق، مولانا ظہور احمد، مولانا احمد علی، مولانا ریاض احمد، مولانا محمد عثمان، مولانا قاری عبدالرحمن اور مولانا ارشد محمود کانفرنس میں شرکت کے لئے ہفتہ کے روز برسلز پہنچ گئے تھے۔ انگلینڈ سے دوسرے قافلہ میں حافظ جاوید، مولانا منظور الحسینی، مولانا صاحب زادہ امداد الحسن نعمانی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ و رہنما مولانا اکرم طوفانی شامل ہیں جبکہ جرمنی سے مولانا مشتاق الرحمن کی زیر قیادت ایک قافلہ کانفرنس میں شمولیت کے لئے پہنچا جن میں مولانا حکیم ظفر محمود، راشد محمود غوری، جمیل حسین، مشتاق احمد، گل زمان، محمد سلیم بھٹی، راجہ امجد نواز، چوہدری ناظر حسین، اکبر خان، حاجی غلام مرتضٰی، اسماعیل ملا اور حافظ اقبال اختر شامل تھے۔ شارروا بیلجیم سے قائد فقہ جعفریہ علامہ اختر حسین حیدری قافلہ کی شکل میں برسلز پہنچے۔ اینٹورپن سے راجہ طارق، چوہدری محمد خلیل، اوستنڈ سے نظام دین اور سردار غلام رسول خان، کورترک سے حاجی اسلم اور چوہدری مشتاق کے قافلوں کے علاوہ برسلز سے تمام سیاسی، مذہبی تنظیموں نے بھرپور طریقہ سے کانفرنس میں شرکت کی۔ مسلمانان بیلجیم سے کھچا کھچ بھرے ہال میں کانفرنس کا باقاعدہ آغاز نوجوان قاری عبدالرحمن کی تلاوت سے ہوا۔ چوہدری محمد فاضل نے بحضور سرور دو عالم ﷺ ہدیہ نعت پیش کیا جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بیلجیم مولانا حاجی عبدالحمید نے ادا کئے تعارفی کلمات ادا کرتے ہوئے ناظم اعلیٰ چوہدری محمد خلیل نے واضح کیا کہ تحریک ختم نبوت آج یا کل کی نہیں بلکہ دور صدیق اکبرؓ کی منظم تحریک ہے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس وقت کے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کی بیخ کنی کرنے کا عظیم کارنامہ انجام دے کر ثابت کردیا تھا کہ عقیدہ ختم نبوت ہی مومن کی معراج ہے لہٰذا آج بھی سنت ابوبکرؓ ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

مولانا عبدالحکیم نے کہا کہ ہر مسلمان کا اولین فرض ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سرگرم ہو۔ ڈیوزبری سے ہی مولانا محمد صادق نے کہا کہ وہ شخص بڑا ظالم ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے۔ مولانا منظور الحسینی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم ہرگز قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ انہوں نے امریکہ، کینیڈا، افریقہ سمیت دنیا بھر میں قادیانیوں کے پروپیگنڈوں سے مسلمانانِ عالم کو بچانے کے لئے کی گئی کوششوں کی تفصیلات سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ قائد فقہ جعفریہ علامہ اختر حسین حیدری نے حاضرین کو قانون الٰہی بتایا کہ نبی کی زبان حرکت نہیں کرسکتی جب تک کہ وحی الٰہی نہ ہو اور نبی کا یہ کام نہیں کہ وہ کسی مدرسہ سے تعلیم حاصل کرے کیونکہ وہ علم مجازی نہیں بلکہ علم حقیقی کا وارث ہوتا ہے۔ علامہ اختر حسین حیدری نے مولانا حاجی عبدالحمید کو مکمل یقین دلایا کہ وہ مسئلہ ختم نبوت کے لئے جہاں بھی کہیں گے وہ بلجیم بھر کے اہل تشیع حضرات کے ساتھ تعاون و حمایت جاری رکھیں گے۔ انگلینڈ سے مولانا صاحب زادہ امداد الحسن نعمانی نے مختصر خطاب کرتے ہوئے توصیف محمد عربیؐ بیان کی کہ آپ کا چہرہ دیکھ کر ہی اہل مکہ و مدینہ مسلمان ہوا کرتے تھے۔ عالمی مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ارشادِ باری ہے کہ اے مسلمان مومنو میں نے اپنا پیارا رسول بھیج کر تم پر احسان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر نبی کو خصوصی دعا عطا ہوئی جسے انہوں نے مشکل وقت میں استعمال کیا لیکن ہمارے پیارے رسولؐ نے کسی انتہائی مشکل میں بھی دعا استعمال نہیں کی بلکہ اپنی امت کو بخشوانے کے لئے روز محشر کے لئے رکھ چھوڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ باپ کو بیٹے سے اتنی محبت نہیں ہوسکتی جتنی محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنی امت سے محبت ہے اس لئے اب امت کا بھی فرض اولین ہے کہ وہ آپ کی اطاعت کلی کرے اور آپ کی ختم نبوت کی حفاظت کے لئے سینہ سپر رہے۔ انہوں نے نوجوانوں کو تحریک ختم نبوت کا کارکن بننے کی تلقین کی۔ فاتح ربوہ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے اپنے مخصوص انداز

ہال میں موجود خواتین و حضرات اور تمام عالم اسلام کے مسائل کے خاتمہ اور ملت اسلامیہ کے باہمی اتفاق و اتحاد کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔

میں ۱۹۵۶ء سے لے کر اب تک قادیانیوں کے خلاف حقائق کی تفصیلات کا خلاصہ پیش کیا۔ انہوں نے گزشتہ سال انگلینڈ میں اگست کے مہینہ میں نہ ہوسکنے والے مباہلہ اور اس سے متعلقہ واقعات کی تفصیلات بھی بتائیں اور کہا کہ قادیانیوں کا شیوہ ہے کہ جب کوئی حادثہ ہو جاتا ہے تو یہ بعد میں کہتے ہیں کہ فلاں حادثہ ہماری پیش گوئی کے مطابق رونما ہوا۔ انہوں نے حوالوں سے ثابت کیا کہ گزشتہ صدی کے آخر میں ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے سامنے اور محمد حسین بٹالوی کی موجودگی میں مرزا غلام احمد نے اقرار نامہ پر دستخط کئے تھے کہ میں یا میرے پیروکار کبھی مباہلہ نہیں کریں گے اور نہ سخت زبان استعمال کریں گے۔ لہٰذا آج اگر اس کا خلیفہ مباہلہ کے لئے کہے تو وہ یقیناً" اپنے دادا کا پیروکار نہیں ہے۔ مولانا چنیوٹی نے اپنے خلاف قادیانیوں کی طرف سے الزامات کے پمفلٹ کا تفصیلاً" جواب دیا اور اپنے دعوت مباہلہ کا پھر اعادہ کیا کہ مرزا طاہر یا کوئی اور مباہلہ کے لئے جب بھی کہے گا مجھے کہنے سے پہلے حاضر پائے گا۔ انہوں نے ختم نبوت پر اپنے تحریر کردہ پمفلٹ اور کتابیں حاضرین میں تقسیم کیں۔ دعا سے قبل مولانا مشتاق الرحمن، مولانا کلیم ظفر محمود سمیت تمام علمائے کرام نے فرداً" فرداً" مولانا عبدالحمید کی کاوشوں کو سراہا اور اس قدر شاندار کانفرنس کے انعقاد کی خصوصی مبارکبادی اس کے علاوہ اہالیان بلجیم سے تحریک ختم نبوت کے لئے مکمل تعاون کی حمایت کی اپیل کی۔

●

انسانی حقوق کی نام نہاد تنظیمیں اسلام کے خلاف سازش ہیں

مولانا غلام فرید، بھکر

پاکستان میں حقوق انسانی کے نام پر بہت سے ادارے اور تنظیمیں غیر ملکی سرمائے کے بل بوتے پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سرگرم عمل ہیں جہاں کہیں مسلمان اسلام کا دفاع کرتے نظر آتے ہیں یہ ادارے مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کر دیتے ہیں، اسلامی جمہوریہ پاکستان میں نام نہاد حقوق کے نام پر کچھ عرصہ پہلے توہین رسالت کے ملزمان سلامت مسیح اور رحمت مسیح کے کیس میں حقوق انسانی کے کرتا دھرتاؤں نے عالمگیر کفر سے داد حاصل کی۔ پاکستان کی اعلیٰ عدالت نے جس طرح توہین رسالت کی حوصلہ افزائی کی کوشش کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اسی طرح ایک اور عیسائی نوجوان کے قتل کو پاکستان کے خلاف اچھالا کہ پاکستان میں قالین بافی میں چھوٹے بچوں سے کام لیا جا رہا ہے۔ مذکورہ مقتول چائلڈ لیبر سے تعلق رکھتا تھا اور اس نے بچوں کے حقوق میں آواز بلند کی تو اس کو قتل کر دیا یہ بارہ سالہ بچہ تھا یہ تو بہت ظلم ہوا اس مسئلہ کو اتنا اچھالا کہ پاکستان کو قالین بافی کے میدان میں دس ارب روپیہ کا نقصان اٹھانا پڑا۔ تحقیق پر معلوم ہوا کہ کیس چائلڈ لیبر کا نہیں بلکہ ایک برے فعل کا نتیجہ تھا اور مذکورہ مقتول بارہ سالہ نہیں بلکہ ۱۹ سال کا تھا مگر "اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئی کھیت" کے مصداق پاکستان کو تو کاروبار کے معاملہ میں دس ارب روپیہ کا نقصان ہو رہا ہے قالین کی وہ منڈیاں جو پاکستان کے قبضہ میں تھیں ان پر ہندوستان قابض ہو گیا اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہندوستان میں چھوٹے بچوں سے بھی مشقت لینے کا کام ساری دنیا سے زیادہ ہے۔ مگر وہ حقوق انسانی کے ایجنٹوں کو نظر نہیں آتا۔ حقوق انسانی کے بکاریوں کی نگاہ اب بھکر اور میانوالی میں قادیانی کیسوں کی طرف مبذول ہو چکی ہے بھکر میں دبیر احمد قادیانی نمبردار چک نمبر ۴۲ ایم ایل کے خلاف ۲۵ جولائی ۱۹۹۴ء سے دفعہ ۲۹۸/سی کے تحت مقدمہ چل رہا ہے اور میانوالی میں ریاض احمد و دیگر چار قادیانی توہین رسالت کے جرم میں دفعہ ۲۹۵ سی کے تحت ۲۱ نومبر ۱۹۹۳ء سے حوالات میں بند ہیں۔ ہائی کورٹ لاہور کا فل بینچ ۴۲ صفحات پر مشتمل فیصلہ دے کر ان کی ضمانت مسترد کر چکا ہے جو پی ایل ڈی اگست ۹۴ء میں شائع ہو چکا ہے۔ نام نہاد حقوق انسانی کے ایک ترجمان جریدے "جہد حق" میں اپریل ۹۴ء میں دبیر احمد قادیانی کا کیس خلاف واقع شائع ہوا وہ اس طرح کہ نام نہاد حقوق انسانی کے ایک وفد نے بھکر کا دورہ کیا اور بھکر سے ۴۵ کلومیٹر کے فاصلہ پر قاؤں میں دبیر احمد قادیانی کا یکطرفہ بیان راقم الحروف کے خلاف رسالہ "جہد حق" میں شائع کر دیا اور اس میں دفعہ ۲۹۵ سی کے تحت ملزمان میانوالی کا بھی ذکر کیا رسالہ کسی دوست کے ذریعہ ملا راقم نے اپنے وکیل محمد عمر خان کو ہدایت کی کہ جہد حق کے ایڈیٹر کو قانونی نوٹس جاری کیا جائے نوٹس جاری کیا لیکن حقوق انسانی والوں نے نوٹس کی پرواہ تک نہ کی۔ ایک ماہ بعد میری طرف سے ایڈیٹر جہد حق کے خلاف سول جج بھکر کی عدالت میں ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ دائر کر دیا گیا فیصلہ تک ہم تبصرہ کا حق محفوظ رکھتے ہیں مگر یہاں عرض کرنا بہت ضروری ہے کہ حقوق انسانی کے نام نہاد ٹھیکیدار پھر بھی باز نہ آئے اور کینیڈا کے ایک رسالے نیل آف پرائس کیومن میں بھکر کے دبیر احمد قادیانی اور میانوالی کے ریاض احمد وغیرہ قادیانیوں کا کیس شائع کر کے پاکستان پر دباؤ ڈالا کہ پاکستان میں قادیانیوں پر ظلم ہو رہا ہے حقوق انسانی بھکر کے صدر نے ایک محفل میں بتایا کہ ریاض احمد وغیرہ ملزمان ۲۹۵ سی کی فائل بے نظیر بھٹو نے منگوائی ہے اور اسی طرح دبیر احمد کے کیس کی فائل بھی پہنچ جائے گی

باقی ص ۱۶ پر

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مظلوم انسانیت کی فریاد

زندگی کی پیچیدگیاں اور ان کے اسباب

غور سے دیکھا جائے تو رشوت ستانی' چور بازاری' حد سے زیادہ نفع خوری اور اخلاقی جرائم اصل پیچیدگیاں نہیں ہیں' اصل پیچیدگی وہ ذہنیت اور مزاج ہے جو ان بداخلاقیوں اور بے اصولیوں پر آمادہ کرتا ہے' جب تک اس مزاج میں تبدیلی نہ ہو ان خرابیوں کا مستقل سدباب نہیں ہو سکتا اگر ایک دروازہ بند کیا جائے گا تو دس دروازے کھل جائیں گے' انسانی ذہن اپنے مقاصد کے حصول کے لئے بہت سے چور دروازے رکھتا ہے اگر اس میں کوئی گہری تبدیلی نہ ہو تو اس کا راستہ روک کر کوئی عاجز نہیں کر سکتا اس کو اپنی مطلب برآری کے لئے بہت سی تدبیریں اور حیلے آتے ہیں' وہ ان سے اپنا مطلب نکال لے گا۔

موجودہ زندگی کی اصل خرابی یہ ہے کہ پوری سوسائٹی کا ضمیر خود غرض اور مطلب پرست بن گیا ہے' اس کا ایک فرد اپنی غرض کے لئے بے تکلف بڑی سے بڑی بے اصولی کا ارتکاب کر لیتا ہے' اگر وہ کسی شعبہ کا امین بنایا جاتا ہے تو اس کو خیانت میں باک نہیں' اگر کسی قومی ادارہ کا رکن منتخب ہوتا ہے تو اس کو اپنے حقیر فائدے کے لئے بڑے سے بڑے قومی و جماعتی فوائد کو پامال کرنے اور دوسروں کا گھر اجاڑ کر اپنا گھر آباد کرنے میں عذر نہیں' اگر وہ ماتحت ہے تو کام چور' سست کار اور احساس فرض سے عاری ہے' وہ اپنے کسی متوقع فائدہ یا کسی ذاتی رنجش کی بنا پر ایک گھنٹہ کے کام میں بآسانی ایک مہینہ لگا سکتا ہے اور آسان سے آسان سا معاملہ برسوں الجھا سکتا ہے' اور اس طرح سے اپنے ذاتی فوائد کے لئے نظام حکومت کو ناکام یا بدنام کر سکتا ہے' اگر وہ صاحب اختیار ہے تو اعزہ نوازی' احباب پروری' بیجا پاسداری اور شخصی یا خاندانی فوائد کی بنا پر صریح بے اصولی کا ارتکاب کر کے ملک و قوم کو نقصان پہونچاتا ہے' اگر تاجر ہے تو دولت میں غیر ضروری اضافہ کرنے کے لئے چور بازاری اور ناجائز نفع خوری کر کے لاکھوں غریبوں کو پیٹ کی مار مارتا ہے' اور دانہ دانہ کو ترساتا ہے' اگر وہ روپیہ کا کاروبار کرتا ہے تو سود خوری اور مہاجنی کے ذریعے صدہا غریبوں کا بال بال قرض میں جکڑ دیتا ہے اور ان کو پیسہ پیسہ کا محتاج بنا دیتا ہے۔

خود غرضی کا مانسون

افراد سے بڑھ کر جماعتوں اور پوری پوری قوموں پر خود مطلبی اور خود غرضی کا شیطان مسلط ہو گیا ہے' سیاسی جماعتیں' جماعتی خود غرضی اور خود بینی میں مبتلا ہیں' یورپ اور امریکہ کی جمہوریتوں پر قومی خود غرضی کا بھوت سوار ہے' جس کے پاؤں کے نیچے چھوٹی اور کمزور قومیں سبزہ کی طرح پامال ہوتی رہتی ہیں' اس قومی خود غرضی نے ساری دنیا کو تجارت کی منڈی یا لوہار کی بھٹی بنا رکھا ہے اور ساری زمین کو ایک وسیع میدان جنگ میں تبدیل کر دیا ہے' اسی قومی خود غرضی کی خاطر بڑی سے بڑی بے اصولی اور بے آئینی روا ہے' اس کے ادنیٰ اشارے پر لاکھوں بے گناہ انسانوں کو بیدریغ موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے' ایک قوم پر دوسری قوم کو مسلط کر دیا جاتا ہے' بھیڑ بکریوں کی طرح ایک قوم کو دوسری قوم کے ہاتھ بیچ ڈالا جاتا ہے' متحد ملک کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جاتے ہیں' یورپ کی اسی قومی خود غرضی نے پہلے عربوں کو ترکوں کے خلاف ابھارا اور کل عرب سلطنت کا خواب دکھایا پھر اسی خود غرضی نے شام جیسے چھوٹے ملک میں چار مستقل حکومتیں قائم کیں' پھر اسی نے یہودیوں کو وطن الیہود کا سبز باغ دکھایا' آج بھی فلسطین میں جو کچھ ہو رہا ہے اور اس کی گتھی جس طرح الجھتی جارہی ہے وہ محض امریکہ' برطانیہ اور روس کی قومی خود غرضی کا نتیجہ ہے' ہندوستان میں سو برس جو کچھ ہوتا رہا ہے اور پھر آخر میں جس طرح اس امن پسند ملک کو قتل گاہ بنا کر چھوڑا گیا ہے' وہ یا تو برطانیہ کی براہ راست قومی خود غرضی کا کرشمہ ہے یا اس کی پیدا کی ہوئی اس بدترین قومی خود غرضی کا جس کا زہر یہاں کی آبادی کے جسم میں سو برس تک سرایت کرتا رہا ہے' مغربی تہذیب اور مغربی سیاست کی لائی ہوئی اس قومی خود غرضی نے ۴۷ء میں یہاں کے لوگوں کو اتنا اندھا اور دیوانہ بنا دیا کہ ان سے وہ غیر انسانی افعال صادر ہوئے جن کی نسبت سے چوپایوں اور درندوں کو بھی شرم آئے گی' اور آدم خور وحشیوں کی گردن شرم سے جھک جائے گی اور زمانہ آئندہ کا مورخ ان واقعات کی تصدیق میں سخت پس و پیش کرے گا۔

خود غرضی کے نتائج

پھر اس خود غرضی نے ساری دنیا میں اور ملک کے تمام طبقوں میں ایک مخصوص مزاج پیدا کر دیا ہے' جس کا خاصہ ہے کہ انسان اپنے حقوق کے مطالبہ میں بڑا مستعد ہے اور فرائض و حقوق کے ادا کرنے میں سخت کوتاہ اور حیلہ جو' اس ذہنیت اور سیرت نے ساری دنیا میں انفرادی' جماعتی اور طبقاتی کشمکش برپا کر دی ہے' ہر شخص اپنا حق مانگتا ہے اور دوسرے کا حق ادا کرنے سے گریز کرتا ہے' اگر دنیا پر نظر ڈالی جائے تو ساری دنیا حقوق طلبوں کی ایک آبادی نظر آئے گی جس میں حق طلبی کا نعرہ تو ہر زبان پر ہے' لیکن ادائے فرض کا احساس کسی دل میں نہیں' جس

آبادی میں ہر شخص حق طلب ہو' لیکن فرض شناس کوئی نہ ہو' وہاں کی زندگی کی الجھنوں اور دقتوں کا اندازہ کیا جاسکتا ہے اور وہاں کی کشمکش کو کوئی انسانی تدبیر یا تنظیم دور نہیں کرسکتی۔

ہم اس خود غرضی پر خواہ کتنے ہی چیں بجبیں ہوں اور اس سے ہمیں خود اپنی روز مرہ کی زندگی میں خواہ کتنی مشکلات پیش آئیں وہ ہے بالکل ایک قدرتی چیز' جب یہ تسلیم کرلیا جائے کہ اس زندگی کے بعد کوئی زندگی نہیں' اس مادی زندگی کی لذتوں اور فائدوں کے سوا کسی اور حقیقت کا یکسر وجود نہیں اور ہمارا سارا ادب' فلسفہ اور پورا ماحول اسی کی تلقین کرتا ہو' اسی کی مثالیں سند اور معیار کے طور پر پیش کررہا ہو' زندگی بعد موت کا ہر تصور ختم ہوچکا ہو' اخلاقی قدروں اور زندگی کی دوسری بلند اور لطیف تر حقیقتوں نے خالص مادی و جسمانی احساسات کے لئے جگہ خالی کردی ہو' پیٹ اور جسم نے پھیل کر زندگی کی ساری وسعت گھیرلی ہو اور تمام دوسری حقیقتوں کو نظروں سے اوجھل کردیا ہو' وہاں انسان خود غرض کیوں نہ ہو؟ اور وہ اس اول و آخر زندگی کی لذتوں اور منفعتوں کو کس دن کے لئے اٹھا رکھے اور اس زندگی سے لطف اندوزی میں کس لئے بخل اور احتیاط سے کام لے؟ پھر جب اس کو کسی بالاتر نگرانی اور کسی قادر و توانا ذات اور کسی ہمہ بین و ہمہ داں ہستی کا بھی اعتقاد اور خوف نہ ہو تو وہ ان اغراض کے حصول کے لئے جو اس کی زندگی میں خوشحالی یا لذت و لطف پیدا کریں ان اسباب و ذرائع کے اختیار کرنے میں پس و پیش سے کام لے جو اس کے لئے کسی وقت بھی ممکن ہوسکیں۔

اور پھر جب مادہ پرست سیاسی فلسفہ نے انسان کی زندگی کو ایک قوم اور وطن کے ساتھ وابستہ کردیا ہے اور ہر ایسے تصور اور ہمدردی کو ذہن سے نکال دیا ہے جس کا دائرہ ایک قوم یا وطن سے زیادہ وسیع ہو اور ہر ایک ایسی چیز کو راستہ سے ہٹادیا ہے جو انسانیت کا وسیع تر تصور اور زندگی کا غیر فانی تخیل پیش کرتی ہو تو انسان کی فطری خود غرضی اپنے انتہائی ارتقاء میں بھی قومی اور وطنی خود غرضی کی سطح سے کس طرح بلند ہوسکتی ہے اور وہ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے کسی جائز و ناجائز فعل کے ارتکاب سے کس طرح احتیاط کرسکتی ہے؟

یہ خود غرضی اور مطلب پرستی اس موجودہ نظام معاشرت و سیاست کا جنم روگ ہے' جب تک اس کا ازالہ نہ ہو ظاہری انتظامات' اصلاحات و ترقیات کچھ زیادہ نتیجہ خیز نہیں' سیاسی طور پر ملک آزاد و خود مختار ہو یا غیر ملکی حکومت کے ماتحت' جب تک ہماری سوسائٹی پر خود غرضی مسلط ہے' دولت و عزت کا عشق تمام ملک پر چھایا ہوا ہے' ذمہ داری کا احساس افراد کے دلوں سے نکل چکا ہے اور معاشرہ کا قلبی رجحان زیادہ سے زیادہ لطف اندوزی فرضی ضروریات کے حصول اور خواہشات نفس کی تکمیل کی طرف ہے' "عملاً" وہ سوسائٹی زندگی کی حقیقی مسرتوں اور آزادی کے عملی نتائج سے محروم رہے گی۔

معاشرہ کا اندرونی روگ

ہم دیکھ رہے ہیں کہ سوسائٹی پر ایک غیر طبعی فربہی چھارہی ہے' وہ اپنی ظاہری آرائش میں بھی ترقی کررہی ہے' فاقہ کشی اور عریانی کا تناسب بھی کم ہورہا ہے' اور بعض ملکوں میں معاشی ناانصافی کا خاتمہ ہوگیا ہے' تعلیم عام ہورہی ہے' نئے نئے شعبوں کی کثرت ہے' لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس سوسائٹی کو اندر سے روگ لگ چکا ہے جو اندر اندر سے اس کو کھلا رہا ہے' جب دلوں میں ناانصافی گھر کرگئی ہو تو محض معاشی ناانصافی کو مٹادینے سے کسی ملک میں حقیقی انصاف اور عام ہمدردی پیدا نہیں ہوسکتی' معاشیات کے علاوہ بھی زندگی کے بہت سے میدان ہیں' جن میں انسان کو انسان پر ظلم کرنے' اس کا حق دبانے اور کم سے کم اس کو تنگ کرنے کے پورے مواقع حاصل ہیں' جب تک دلوں سے اس ناانصافی اور ظلم کی طرف رجحان اور خود غرضی کا بیج نہ نکالا جائے کوئی شہری نظام ظلم ناانصافی اور بددیانتی سے پاک نہیں ہوسکتا۔

خوش حالی اور ترقی کی بنیادیں

ایشیاء میں ابھی حال میں جو نئی خود مختار ریاستیں قائم ہوئی ہیں یا جن ممالک کو نئی نئی آزادی حاصل ہوئی ہے' وہ بھی اس حقیقت کو نظر انداز کررہے ہیں کہ ملک کی خوشحالی اور قوم کی ترقی صرف زندگی کی ظاہری تنظیمات اور وسائل کے حصول میں نہیں ہے' بلکہ ان مقاصد کی صحت میں ہے جن کے لئے یہ وسائل استعمال ہوتے ہیں' رجحان کی درستی اور انصاف و ہمدردی کے قلبی جذبات میں ہے اور یہ چیزیں کسی مشینی طریقہ اور سیاسی تنظیم سے نہیں پیدا ہوتیں اگر یہ کسی مشینی طریقہ یا سیاسی نظام سے پیدا ہوسکتیں اور وسائل زندگی کی فراہمی اور ملک کی ظاہری تنظیم حقیقی خوشحالی امن و اطمینان اور قلبی سکون کی ضامن ہوتی تو یورپ و امریکہ کی مستحکم و منظم سلطنتیں امن و سکون کا گہوارہ ہوتیں اور وہ ممالک جنت نظیر ہوتے مگر سب جانتے ہیں کہ ان ممالک کو حقیقی اطمینان نصیب نہیں' وہاں کی اندرونی الجھنیں کوئی چھپا ڈھکا واقعہ نہیں۔

مقاصد کی صحت' رجحان کی درستی اور انصاف و ہمدردی کے قلبی جذبات کا سرچشمہ ایک صحیح و طاقتور اخلاقی و روحانی مذہب ہی ہے' جو انسان کے جسم کے ساتھ اس کے دل پر بھی حکومت کرے' جو اس کی خواہشات کو اپنے ضبط و نظم میں رکھے' جو اپنی روحانی طاقت سے اس سے بنی نوع انسان کے حق میں ایثار و قربانی کراسکے' جو اس محدود و مختصر زندگی کے علاوہ کسی ایسی غیر فانی زندگی کو اس کی نگاہ میں اس طرح حقیقت بناسکے کہ اس کے شوق میں آدمی اس زندگی میں اعتدال و احتیاط سے کام لے جو اس کے سامنے کھانے پینے' رہنے سہنے' پہننے اور اوڑھنے دولت و عزت حاصل کرنے اور حیوانی تقاضوں کو انسانی عقل و ہنرمندی سے پورا کرنے کے علاوہ

انسانیت اور زندگی کے کچھ اور معانی بتلاسکے اور انسان کی زندگی کے کچھ زیادہ بلند مقاصد انسان کے سامنے لاسکے' ایسے ہی مذہب کی صحیح تعلیم اس خودغرضی اور کوتاہ نظری کو زائل کرسکتی ہے جس سے ہمارا موجودہ نظام معاشرت و سیاست داغ داغ ہو رہا ہے۔

مبارک ہیں وہ ہاتھ جو مظلوم انسانیت کے جسم کی سوئیوں کو نکالنے کے لئے بڑھیں' مگر یاد رہے کہ آنکھوں کی سوئیاں نکالے بغیر اس کو سکھ کی نیند اور دل کا چین حاصل نہیں ہو سکتا' آزادی اور حکومت خوداختیاری کا حاصل کرنا بڑا ضروری کام اور اعلیٰ مقصد ہے' ملک سے فاقہ کشی' بر ہنگی اور افلاس کو دور کرنا' معاشی ناانصافیوں کا خاتمہ کرنا اور ہر شخص کے لئے ضروری وسائل زندگی کا مہیا کرنا نہایت مبارک کام ہے اور جو لوگ اس میں حصہ لیں وہ انسانوں کے شکریہ کے مستحق ہیں لیکن ان کو اپنے کام کو بالکل ادھورا اور ناقص سمجھنا چاہئے' جب تک انسانیت کے دل کی پھانس اور آنکھ کی کھٹک دور نہ ہو' اس کا ضمیر خدا ترس اور پاک باز نہ ہو جائے' اس میں ذمہ داری کا احساس نہ پیدا ہو جائے' اس کی نظر شکم پروری اور تن پروری سے بلند ہو کر بنی نوع انسان کے عام فائدوں پر نہ ہو' اس میں وسعت نظر اور عالی حوصلگی نہ پیدا ہو جائے وہ ضروریات زندگی اور فضولیات زندگی میں فرق نہ کرسکے اور اس کو ایک دوسرے کے ساتھ انصاف کرنے اور اپنے نفس کے خلاف کرنے میں دقت نہ ہو۔

کئی بار اس جسم کی سوئیاں نکالنے کے لئے انسانیت کے ہمدرد ہاتھ بڑھے لیکن ہر بار انہوں نے آنکھوں کی سوئیاں چھوڑ دیں اور رات ہو گئی کسی ملک کو اس کے فرزندوں نے اپنی قربانیوں اور بہادری سے آزادی دلائی' کہیں ارادے کے پکے انسانوں نے جابر شخصی سلطنتوں کا تختہ الٹ کر ملک میں جمہوری نظام اور عوامی حکومت قائم کی لیکن دل کی پھانس دل کے دل ہی میں رہ گئی ملک کا نظم و نسق کرنے والے بدل گئے مگر نظم و نسق کا طریقہ اور حکومت کی روح اور اس کا مزاج نہ بدلا۔ اب بھی کئی ملکوں میں معاشی انقلاب کی جدوجہد جاری ہے' لیکن لوگ پیٹ میں سوئیاں دیکھ رہے ہیں اور آنکھوں کی سوئیوں کی طرف سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں' انسانیت فریادی ہے کہ رات آنے سے پہلے جسم کی سوئیوں کے ساتھ آنکھوں کی سوئیاں بھی نکل دی جائیں تاکہ اس کو حقیقی سکون دیرپا راحت اور متوازن زندگی حاصل ہو۔

●●

بقیہ: اخبار ختم نبوت

جس مسیح نے آنا تھا وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے مولانا نے فرمایا کہ قادیانیوں سے ہمارا بنیادی ان تین مسائل پر اختلاف ہے اور یہ مسائل قرآن و حدیث اور اجماع سے ثابت ہے جس کا انکار کفر ہے اور قادیانی ان کا انکار کرتے ہیں رات کو بعد نماز عشاء مسجد بلال میں مولانا حفیظ الرحمان صاحب رحمانی نے درس دیا اور ۲۳ صفر کو دس بجے مدرسۃ احباب مولانا ضیاء الدین کے مدرسہ میں مولانا جمال اللہ الحسینی مولانا حفیظ الرحمان رحمانی مولانا محمد علی صدیقی کا مسئلہ ختم نبوت پر بیان ہوا جمعرات ۲۴ صفر کو وفد واپس کوئٹہ آیا اور ۲۵ صفر کے جمعۃ المبارک مولانا جمال اللہ الحسینی نے چمن میں اور مولانا حفیظ الرحمن رحمانی نے پشین میں اور مولانا محمد علی صدیقی مرکزی جامع مسجد مستونگ میں پڑھایا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس وفد نے کوئٹہ میں مولانا منیر الدین' مولانا انوار الحق صاحب' حاجی تاج محمد فیروز' چوہدری محمد طفیل احرار' جناب خلیل الرحمان اور حاجی نعمت اللہ خان سے ملاقات کی اور مولانا محمد صادق صاحب امام زبیر ملتانی محلہ والوں سے ان کی بیوی کے انتقال پر تعزیت کی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کا تعزیتی اجلاس

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) مذہبی رہنماؤں کا قتل افسوسناک عمل ہے جس کا سدباب بہت ضروری ہے۔ پاکستان میں مذہبی حضرات کے قتل و غارت کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے اسے بند ہونا چاہئے۔ حاجی محمد یوسف امیر جے یو آئی کے قتل پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ دفتر میں ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا منیر الدین ہوا اجلاس میں حاجی محمد یوسف کے قتل کی زبردست مذمت کی گئی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مجلس کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے کہا کہ حاجی محمد یوسف مرحوم تحریک ختم نبوت کے سپاہی تھے۔ حاجی صاحب مرحوم نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ۱۹۷۴ء اور ۸۴ میں نمایاں خدمات سرانجام دیں

اجلاس میں مولانا منیر الدین' مولانا عبدالواحد' مولانا انوار الحق حقانی' مولانا عبدالرحیم وصی' حافظ محمد انور مندوخیل' مولانا محمد علی صدیقی' جناب فیاض حسن سجاد' حاجی تاج محمد فیروز' خلیل الرحمان' چوہدری محمد طفیل احرار' حاجی نعمت خاں' قاری محمد یٰسین مولانا عبدالمجید اور ناظم دفتر جناب غلام یٰسین صاحب نے شرکت کی۔

بقیہ: نام نہاد تنظیمیں

ویسے بھی کینیڈا میں مضمون شائع ہونے پر عارف قادیانی ڈی آئی جی انٹیلیجنس بیورو خصوصی دلچسپی لے رہا ہے اور انٹیلی جنس بیورو کے ذمہ دار عہدے داروں کے ذریعے بھکر اور چک نمبر ۱۵ ڈی اے کے ختم نبوت کے ورکروں اور کیس کے گواہوں کو ہراساں کر رہا ہے۔ حقوق انسانی کے نام نہاد ٹھیکیداروں سے یہ پوچھتا ہوں کہ جب قادیانی اسلام اور آئین پاکستان کی توہین کھلے بندوں کرتے ہیں تو اس وقت تم کیوں خاموش رہتے ہو اور جب مسلمان جرات ایمانی سے کام لے کر قانون کے تحت قادیانیوں کے خلاف کارروائی کرتا ہے تو تمہیں حقوق انسانی یاد آجاتے ہیں کیا تمہاری تنظیم صرف اسلام کی بیخ کنی کے لئے بنی ہے۔

دوسری قسط

مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی قادیانی جماعت کی محسن گورنمنٹ انگلشیہ

اور آج انسانی حقوق کے علمبردار

انگریزوں کا وحشیانہ کردار

رونگٹے کھڑے کر دینے والے واقعات ایک انگریز مورخ کی زبانی

مسیجنڈی لکھنؤ کے محاصرہ کا ایک عارضی سکون کا نقشہ کھینچتے ہوئے لکھتا ہے کہ۔

"تفریح کا وہ دلچسپ مشغلہ تھا جو ہندوستانی خدام کو چھیڑ کر خوف و خطر کی حالت میں دھکیلنے سے پیدا ہوتا تھا یعنی جس وقت یہ غریب انسان اپنے آقاؤں وغیرہ کا کھانا لے کر آتے تھے تو انہیں مجبوراً" ایک بازار کے ایسے حصے سے گذر کر آنا ہوتا تھا جو عین دشمن کی گولیوں کی زد میں واقع تھا۔ بعض دفعہ ہم خود بھی ان کے خوف و ہراس کو بڑھانے کے لئے اور لطف اٹھانے کے لئے ان کی ٹانگوں کے درمیان پتھر پھینک دیا کرتے تھے۔ جنہیں یہ بیچارے بندوق کی گولیاں سمجھ کر جان بچانے کے لئے بے ساختہ چھلانگیں لگاتے تھے۔

مسیجنڈی لکھتا ہے کہ اگر کوئی خادم فربہ اندام یا بزدل ہونے کی وجہ سے بھاگنے کے ناقابل ہوتا تھا تو اسے ڈرانے اور اس کا تمسخر اڑانے کے لئے ہم جتے کو اس کی ٹانگوں کے درمیان پھینک دیتے تھے۔ جسے وہ غلطی سے توپ کا گولہ سمجھ لیتا تھا۔ ان کے گاڈی آقا اپنی پناہ گاہ سے کھلکھلا کر ہنس دیتے تھے۔ حالانکہ.....ونسنٹ مسعد ایسے ہی خدام اور دیہاتیوں کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"انہوں نے ہمارے آدمیوں کو اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر پناہ دی اور جان بچائی"۔

آکسفورڈ ہسٹری آف انڈیا ص ۷۲۳ پر تحریر ہے "وفاداری' مروت اور ایثار کی سینکڑوں ایسی مثالیں ملتی ہیں جو انسانی فطرت کا طرہ امتیاز ہیں"

کے ای بک پاؤنچ چیٹر دوم (کتاب ۵ باب دوم) میں لکھتا ہے۔ آج بھی گورنمنٹ ہند کی وہ تمام یاد داشتیں پارلیمنٹ کے محفوظ ریکارڈ میں محفوظ ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ کانپور کے حادثہ سے بہت عرصہ پہلے باغیوں کے علاوہ عام آبادی میں سے عورتوں۔ مردوں' بچوں اور بوڑھوں تک کو بھی پھانسی کے تختہ پر لٹکایا گیا۔ نہ صرف سولی پر ہی اکتفا کیا گیا۔ بلکہ دیہات میں ان کو اپنے مکانوں ہی میں بند کر کے آگ میں جلا کر خاکستر کر دیا گیا۔ اور شاذو نادر ہی کسی ایک کو گولی سے مارنے کی تکلیف کی گئی ہو۔ ہم نے حتی الامکان کسی ذی روح آبادی کو زندہ نہیں رہنے دیا۔ یہاں تک کہ ان سیاہ فام انسانوں کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے نظاروں سے اپنی خون آشامی کی پیاس بجھا کر لطف اندوز ہوتے رہے ہیں"۔

کے ای بک پاؤنچ باب دوم میں تحریر ہے۔

بنارس اور الہ آباد میں کانپور کے حادثہ سے پہلے ایک موقعہ پر چند نوجوان لڑکوں کو محض اس بناء پر پھانسی کی سزا دی گئی کہ انہوں نے غالباً" تفنن طبع کے طور پر باغیوں کی جھنڈیاں اٹھاتے ہوئے بازاروں میں منادی کی تھی۔ سزائے موت دینے والی عدالت کے ایک افسر نے پرنم آنکھوں سے کمانڈنگ آفیسر کے پاس جا کر درخواست کی کہ ان نابالغ مجرموں پر رحم کر کے پھانسی کی سزا تبدیل کی جائے۔ لیکن بے سود' پھانسیاں دینے کے لئے رضاکارانہ ٹولیاں بنائی گئیں جنہوں نے اس مقصد کی تکمیل کے لئے دیہات میں دورہ کیا۔ اس حالت میں کہ ان کے ساتھ پھانسی دینے کا سامان بھی مکمل نہیں تھا۔ اور نہ ہی کسی کو پھانسی دینے کے طریق سے مکمل انسیت تھی۔ ایک "شریف آدمی" اپنی کامیابی کا اس طریق سے فخریہ اظہار کرتا تھا کہ ہم پھانسی دیتے وقت عام طور پر آم کے درخت اور ہاتھی کو استعمال کرتے تھے۔ یعنی ملزم کو ہاتھی پر بٹھا کر درخت کے نیچے لے جاتے تھے اور اوپر سے رسہ ڈال کر ہاتھی کو ہنکایا جاتا تھا یہاں تک کہ ملزم اس طرح تڑپنے اور جان کنی کی حالت میں اکثر اوقات انگریزی ہندسے 8 کی دلچسپ شکل بن کر رہ جاتا تھا۔"

(سہارنپور کی حالت بحوالہ کتاب "سر جارج کیمپ بیل کتاب اول خط محررہ ۱۲/ اگست ۵۷ء) یہاں پر حالات ایسے نازک تھے کہ ہمیں مناسب انتظام قائم رکھنے کے لئے متعدد پھانسیاں دینے کی ضرورت پیش آئی"۔

(آگرہ کی حالت بحوالہ کتاب "اے لیڈیز رو کوپ فرام گوالیار صفحہ ۲۱۲) "یہاں کے دیہات سے متعدد کسانوں کو جنہوں نے بغاوت میں حصہ لیا تھا۔ گرفتار کیا گیا اور ان باغی سپاہیوں کے ساتھ پھانسی پر لٹکا دیا گیا جو قرب و جوار سے پکڑے گئے تھے۔"

دہلی کی حالت قبضہ کرنے کے بعد (کتاب محولہ بالا صفحہ ۲۱۹) مسٹر کوپ لینڈ ۲۳ ستمبر ۵۷ء کو اپنی ایک چٹھی میں لکھتا ہے کہ دہلی کے محاصرے سے لیکر اب تک اعلیٰ فوجی حاکم کے حکم سے چار سو سے لیکر پانچ سو تک بدقسمت انسانوں کو قتل کی سزا دی گئی۔ چنانچہ وہ اب اپنی جگہ سے استعفیٰ دینے کا خیال کر رہا ہے۔ خونریزی کے عادی سپاہیوں نے مزید برآں جوش انتقام کو فرو کرنے کے لئے پھانسی دینے والے جلادوں کو رشوت دے کر آمادہ کیا ہوا تھا کہ انہیں پھانسی کے تختے پر زیادہ دیر لٹکے رہنے دیا جائے۔ تاکہ لاش کے تڑپتے رہنے کی کیفیت دیکھ کر جسے وہ ناچ سے تشبیہ دیتے تھے اپنی خونخوار طبائع کے لئے دلچسپی کا سامان بہم پہنچا سکیں۔"

اس کے میزبان کیپٹن گارسٹن نے بتایا کہ " مجھجھر کے نواب صاحب کو جان دیتے ہوئے بہت عرصہ لگ کیونکہ وہ ابھی اس کو پھانسی پر لٹکتے ہوئے دیکھ کر آیا ہے۔"

کتاب مذکورہ بالا کے صفحہ ۲۷۳ پر تحریر ہے۔

ایک دن ایک ہندوستانی جوہری مسٹر گارسٹن کے پاس سونے چاندی کے کچھ ظروف بیچنے کے لئے لایا۔ اور مسٹر موصوف نے یہ سمجھ کر کہ دام کچھ زیادہ بتادیئے گئے ہیں ویسے ہی تفنن طبع سے کہا کہ دیکھو تم کو مٹکاف کے پاس بھیج دیں گے۔ چنانچہ اس فقرہ کے سنتے ہی وہ حواس باختہ ہوگیا۔ اور اس طرح سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا کہ اپنے قیمتی ظروف وہیں چھوڑ گیا۔ جس کے بعد کبھی اس نے اپنی صورت نہ دکھائی اور نہ ہی اپنے ظروف کا مطالبہ کیا۔

جولائی میں ہندوستان کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے جنرل ان کونسل نے ۲۴ دسمبر ۵۷ء کو شمال مغربی سرحدی صوبہ اور پنجاب کی حالت بیان کرتے ہوئے کہا۔ ان صوبوں میں نہ صرف ہر قسم کے بدلے میں بلکہ ایسے مشتبہ جرائم کے عوض بھی اندھا دھند پھانسیاں دینے کی کارروائی بس میں مرد عورت بوڑھے اور بچے کی تمیز روا نہ رکھی گئی۔ نیز ان بے شمار دیہات کے جلائے جانے کی وجہ سے آبادی کے اس حصہ میں بھی نفرت اور دہشت پھیل گئی ہے جو اس وقت تک گورنمنٹ کے خلاف نہ تھی۔"

جھانسی کانپور، او دہلی میں اگرچہ منتقمانہ حیثیت سے اس قسم کی قتل اور غارتگری کے لئے کسی قدر گنجائش بھی موجود تھی۔ لیکن لکھنؤ میں تو بلاوجہ قتل وغارت کا بازار گرم کیا گیا۔ جس کی تفصیل ایک افسر کے قلم سے ذیل میں دی جاتی ہے۔

(مسیجنڈی صفحہ ۱۹۶-۱۹۵) "لکھنؤ پر قبضہ کرنے کے بعد قتل وغارت کا بازار گرم کیا گیا۔ چنانچہ ہر ایسے ہندوستانی کو قطع نظر اس کے کہ وہ سپاہی ہے یا اودھ کا دیہاتی بے دریغ تہ تیغ کیا گیا۔ یہاں تک کہ نہ تو کوئی سوال ہی کیا جاتا تھا اور نہ ہی اس قسم کا کوئی تکلف روا رکھا جاتا تھا۔ بلکہ محض سیاہ رنگت ہی اس کے مجرم ہونے کے لئے کافی دلیل سمجھی جاتی تھی۔"

لیٹرز ان دی ہیے ٹیلیگراف منٹگمری مارٹن میں تحریر ہے۔

"دہلی میں ہماری فوج کے شہر میں داخل ہونے پر تمام ایسے لوگ جو شہر کی چار دیواری کے اندر چلتے پھرتے نظر آئے سنگینوں سے وہیں پر ختم کردیئے گئے۔ ایسے بدقسمت انسانوں کی تعداد بہت کافی تھی۔ آپ اس واقعہ سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایک گھر میں چالیس یا پچاس ایسے اشخاص ہمارے خوف سے پناہ گزین ہوگئے جو باغی نہ تھے بلکہ غریب شہری تھے اور ہمارے عفو وکرم پر تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ جن کے متعلق میں خوشی سے یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ وہ سخت مایوس ہوئے کیونکہ ہم نے اسی جگہ ان کو سنگینوں سے ڈھیر کردیا۔"

مسیجنڈی ص ۱۹۶-۱۹۵ پر لکھتا ہے۔

"لکھنؤ میں ایک درخت کی شاخ اور ایک رسہ ہلاکت کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ یا اگر یہ اشیاء مہیا نہ ہوں تو بندوق کی ایک گولی بے گناہ انسان کے دماغ کو چیرتی ہوئی نکل جاتی تھی اور وہ وہیں ڈھیر ہوجاتا تھا۔"

ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے (خطوط محررہ ۵۷-۱۱-۲۱) (۵۷-۱۱-۱۹) "میں نے دہلی کے بازاروں میں سیر کرنا مطلقاً" چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ کل ایک ایسا دردناک واقعہ دیکھنے میں آیا جس سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ یعنی جب ایک افسر بیس سپاہی لے کر شہر کی گشت کو جانے لگا تو میں بھی ان کے ہمراہ ہولیا۔ اور راستے میں ہم نے چودہ عورتوں کی لاشوں کو شعلوں میں لپٹے ہوئے بازار میں پڑا پایا۔ جن کے سر دھڑوں سے ان کے خاوندوں نے جدا کئے تھے۔ چنانچہ ایک عینی شاہد سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ دردناک حادثہ اس لئے ظہور پذیر ہوا کہ ان مستورات کے خاوندوں کو شبہ تھا کہ اگر انگریز سپاہیوں کے قابو میں آگئیں تو وہ ان کی عصمت دری کردیں گے۔ اس لئے بحالت موجودہ اپنے ناموس کے تحفظ کا یہی طریقہ مناسب خیال کیا گیا۔ جس کے بعد خود بھی انہوں نے خودکشی کرلی۔ چنانچہ ہم نے ان کے خاوندوں کی لاشوں کو بھی بعد میں دیکھا۔" پھر لکھتا ہے۔ "نادر شاہ کی تاریخی لوٹ اور قتل عام کے بعد جب اس نے چاندنی چوک کی مسجد میں بیٹھ کر غارت گری کا حکم دیا تھا ایسا دردناک نظارہ آج سے پہلے شاہجہاں کے دارالخلافہ نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔"

ہومز صفحہ ۳۸۶ پر لکھا ہے۔

باغیوں کے جرائم کے مقابلہ میں ہزار گنا زیادہ سنگین پاداش باشندگان دہلی کو برداشت کرنی پڑی۔ ہزار ہا مرد۔ عورتوں اور بچوں کو بے گناہ خانماں برباد ہو کر جنگلوں اور ویرانوں کی خاک چھاننی پڑی اور جتنا

مال و اسباب وہ پیچھے چھوڑ گئے ان سے ہمیشہ کے لئے ان کو ہاتھ دھونے پڑے۔ کیونکہ سپاہیوں نے گھروں کے کونے کونے کو کھود کر تمام قیمتی اشیاء کو قبضہ میں کرلیا اور باقی سامان کو توڑ پھوڑ کر خراب کردیا جس کو کہ وہ اٹھا کر نہیں لے جاسکتے ہیں۔"

اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ میں نے اہتمام سے غدر کے متعلق کتابوں سے صرف ایسے واقعات اپنی کتاب کے لئے منتخب کئے ہیں جو ہمارے خلاف جاتے تھے' مجھے تو اس میں شبہ ہے کہ جن واقعات کو میں نے اپنی کتاب میں ترتیب دیا ہے ان کو کسی صفحہ میں بھی غیر معمولی کہا جاسکے۔ سوائے ان دو واقعات کے جن میں سے ایک میں تو سکھوں کے مظالم کا ذکر ہے اور دوسرے میں مسٹر کوپر کی کتاب سے بعض سنگین واقعات کو نقل کیا ہے۔ لیکن میں نے ان سے بھی زیادہ شدید اور رنج دہ واقعات کو پھر بھی چھوڑ دیا ہے۔ غدر کے متعلق تمام دستاویزیں زبان حال سے ہماری زیادتیوں کا اعلان کرتی ہیں۔ ۱۹۲۳ء میں غدر کے حالات پر دو کتابیں شائع ہوئی ہیں جن میں سے ایک کا نام "لارڈ رابرٹس کے خطوط" اور دوسری کا نام "مس سومرویل ٹریک" ہے ان ہر دو کتب میں ہماری زیادتیاں بالکل عریاں طور پر ظاہر ہوئی ہیں لیکن دوسری کتاب میں تو مس موصوف کے چچا جان کے وہ خطوط بھی شامل اشاعت کئے گئے ہیں جو بے انتہا خونریزی کے مظہر ہیں بعض دوستوں کو پڑھ کر

"راوا" کی اسلام دشمن سرگرمیاں

کرنل غلام سرور' (ستارہ امتیاز)

سوویت یونین' افغان مجاہدین کے ہاتھوں پٹ جانے کے بعد "آنجہانی" تو ہوگیا' مگر اس کی مکروہ نشانیاں ہنوز باقی ہیں۔ افغان مجاہدین نے ان عناصر کے سر پر غرور کو خاک میں ملادیا ہے۔ اب یہ کمیونسٹ گماشتے اپنے زخموں کو چاٹ رہے ہیں اور ساتھ ہی افغانستان میں عدم استحکام اور انارکی پھیلانے کی کوششوں میں بھی مصروف ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے ایک نیا حربہ آزمانا شروع کیا ہے اور وہ یہ کہ اب وہ اپنے مذموم ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے "روشن خیال" خواتین کو آگے لا رہے ہیں۔ ان کے ذمے یہ فرض سونپا گیا ہے کہ وہ اسلام' مجاہدین اسلام اور شعائر اسلامی کا مذاق اڑائیں۔ ان خواتین کے ذمے یہ کام بھی لگایا گیا ہے کہ وہ مسلم ممالک اور غیر مسلم ممالک میں مجاہدین کے خلاف' نازیبا مظاہرے بھی کرائیں۔ اور اس طرح عوام کے دلوں میں ان مجاہدین کے بارے میں جو ہمدردی پائی جاتی ہے اسے نفرت اور بیزاری میں بدل دیں۔ یہ بے راہ رو خواتین اور اخلاقیات سے عاری کمیونسٹ عناصر' بڑے پراسرار طریق سے اپنی سرگرمیوں کو ترتیب دیتے ہیں اور خفیہ مقامات سے اخبارات اور رسائل جاری کرکے اپنی اسلام دشمنی کا کھلا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ یہ عناصر اپنے ہم ملک "روشن ضمیر" افراد سے رابطہ قائم کرکے انہیں مسلمانوں کے خلاف بھڑکانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ یہ مظاہرے' بالخصوص پاکستان اور بھارت میں کروائے جاتے ہیں اور ان مظاہروں میں وہی خواتین سرگرم دکھائی دیتی ہیں' جن کا تعلق' کسی نہ کسی حوالے سے "خاد" کے لئے کام کرنے والی جاسوس خواتین سے ہوتا ہے۔

ان دنوں یہ گم گشتہ راہ خواتین' پاکستان میں بہت متحرک اور فعال ہیں۔ اور انہوں نے مختلف ناموں سے اخبارات اور جرائد شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے اور اس کام کو آگے بڑھانے کے لئے انہوں نے متعدد تنظیمیں بھی بنا رکھی ہیں۔ ان میں سے ایک اہم تنظیم "افغان خواتین کی انقلابی جمعیت" کے نام سے مشہور ہے۔ آج ہمیں اسی تنظیم کے حوالے سے اپنی چند معروضات پیش کرنا مقصود ہے۔

اس تنظیم کا مرکزی دفتر بلوچستان کے صدر مقام کوئٹہ کے کسی نامعلوم ٹھکانے پر واقع ہے۔ اور اس کی شاخیں' پشاور اور اسلام آباد میں بھی آباد ہوچکی ہیں۔ نیو دہلی (بھارت) میں اس تنظیم نے اپنا "وسیع و عریض" دفتر قائم کر رکھا ہے' جہاں سے کمیونسٹوں کی سرگرمیوں اور مظاہروں کی باقاعدہ منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔

"راوا" کے زیر اہتمام اردو زبان میں ایک اخبار "پیغام زن" بھی شائع ہوتا ہے۔ اس کی پیشانی پر "آزادی' جمہوریت اور انصاف" کا ماٹو درج ہوتا ہے۔ یہ اخبار بڑی سوقیانہ زبان میں مجاہدین کی تضحیک میں مضامین اور رپورٹیں چھاپتا ہے۔ اس اخبار کی مالی امداد کے لئے "راوا" کی جانب سے "ثقافتی پروگرام" بھی ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ ان پروگراموں میں فحاشی' عریانی اور لچرپن کا عنصر غالب ہوتا ہے۔ اسلام اور بنیاد پرستوں کے خلاف' بڑے اشتعال انگیز انداز میں ہرزہ سرائی کی جاتی ہے۔ اور "شائقین" کے "ذوق سلیم" کی تسکین کے لئے عریاں فلموں کے ویڈیو کیسٹ بھی دکھائے جاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی "بنتی نہیں ہے' بادہ و ساغر کہے بغیر" کے مصداق' شراب اور رقص و سرود کی محفلوں کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ "خواتین و حضرات" کے یہ مخلوط پروگرام' کبھی پس پردہ منعقد کئے جاتے ہیں اور کبھی اعلانیہ۔

پچھلے باب کے متعلق یہ خیال پیدا ہوگا کہ بہتر ہوتا اگر واقعات کے اس غلیظ کیچڑ کو زمانہ کی تہ کے نیچے ہی بیٹھے رہنے دیا جاتا اور اس طریقہ سے اسے نہ ہلایا جاتا۔ لیکن ہمارے نزدیک یہی طریقہ مناسب تھا کیونکہ بے شمار انگریزی تواریخ کے مطالعہ سے یہی پتہ چلتا ہے کہ تمام انگریز مورخین نے ہندوستانی باغیوں کے سیاہ اعمال کو عالم آشکارا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مگر اس کے مقابلہ میں ہندوستانیوں کے مصائب اور ناگفتہ بہ حالت سے تاحال ہماری قوم ناآشنا رکھی گئی۔

میں نے تو جنرل نیل کے ان کارناموں کو بالکل چھوڑ دیا ہے جو کانپور کے خونی حادثہ سے بدرجہا زیادہ سنگین تھے۔ نیز ہوڈسن کی مشہور زمانہ سنگدلی کی کارروائی کو میں نے بالکل نہیں چھیڑا۔ اگرچہ میرے پاس عینی مشاہدوں کی دستاویزیں موجود تھیں۔

ہوڈسن کیوں اس قدر بدنام ہے غالباً" اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے مقتول شہزادے تھے یا اس لئے کہ وہ اپنی فوج میں ہردلعزیز افسر نہیں تھا۔ لیکن اس سے بدرجہا سنگین مظالم کے واقعات موجود ہیں۔ جو ابھی تک پردہ اخفاء میں ہیں اور دنیا ان سے قطعاً" لاعلم ہے۔

کھلے پروگراموں میں شرکت کے لئے خاص و عام کو دعوت دی جاتی ہے اور پھر اخبارات' جرائد میں اس کی تشہیر کی جاتی ہے۔ اور کیسٹوں کو بھی مناسب داموں فروخت کیا جاتا ہے اور اپنی نشریات کو پھیلانے کے لئے "روشن خیال" مکتبوں کی خدمات بھی حاصل کی جاتی ہیں۔ سردست' یہ مکتبے 'کوئٹہ' پشاور اور اسلام آباد میں قائم ہیں۔ نئی دہلی (بھارت) میں قائم اس مکتبے میں "راوا" کے "رخ زیبا" کی پوری طرح "رونمائی" کی جاتی ہے۔

مقامی دفاتر کے علاوہ "راوا" کے مراکز' یورپ' کینیڈا اور امریکہ میں بھی قائم ہیں۔ یہ مراکز افغان مجاہدین بالخصوص گلبدین حکمتیار کے خلاف پوری طرح سرگرم عمل ہیں۔ حال ہی میں ان عناصر نے افغانستان میں مجاہدین کے خلاف' ایک بروشر بھی شائع کیا ہے اور اسے وسیع پیمانے پر تقسیم بھی کیا گیا ہے' "پیغام زن" میں اس بروشر کا تعارف' ان الفاظ میں کرایا گیا ہے۔

"راوا" نے یورپ' کینیڈا اور امریکہ میں مقیم' اپنے دوستوں کے مالی تعاون سے رنگین بروشر جو "راوا" کے موقف اور سرگرمیوں اور کابل میں "بنیاد پرستوں" کی تباہ کاریوں کی تصویر پیش کرتا ہے' چھپوایا ہے۔ پڑھنے والے' صرف ڈاک اخراجات ادا کرکے جس تعداد میں چاہیں اسے حاصل کرسکتے ہیں۔"

"راوا" کی ثقافتی کمیٹی نے بہت سی کیسٹیں بھی تیار کرکے انہیں وسیع پیمانے پر عوام میں تقسیم کیا ہے۔ ان میں دس کیسٹوں کے ایک سیٹ کو "کابل انتقام شو" کا نام دیا گیا ہے۔ اس سیریز کی آخری کیسٹ "کابل انتقام شو" کے نام سے تیار کی گئی ہے۔ اس کیسٹ میں اسلام اور مجاہدین کے خلاف جی بھر کر ہرزہ سرائی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ "راوا" نے حال ہی میں کوئٹہ' پشاور اور اسلام آباد میں "بنیاد پرستوں" کے خلاف احتجاجی مظاہروں کا بھی اہتمام کیا ہے۔ ان مظاہروں میں جو پلے کارڈ' مظاہرین نے اٹھا رکھے تھے۔ ان پر اس قسم کے نعرے درج تھے۔

(مشتے نمونہ از خروارے)

"گلبدین مردہ باد"

"گلبدین میرے باپ کا قاتل ہے"

"گلبدین کو عدالت میں لاکر پھانسی دو"

"گلبدین نے میرے بھائی کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا"

قارئین محترم' تو یہ تھی کیمونسٹوں کی پاکستان میں منظم سرگرمیوں کی ایک جھلک۔ اب سمجھنا یہ ہے کہ ان قوتوں کی پشت پر کون سے عوامل کارفرما ہیں۔ اور انہیں مالی وسائل کہاں سے فراہم ہورہے ہیں اور ان کی فکری رہنمائی کون سے "روشن دماغ" کررہے ہیں۔

ان سوالات کا کھوج لگایا جائے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ان عناصر کی بنیادی طور پر وہی قوتیں پشت پناہی کررہی ہیں' جنہیں افغان مجاہدین نے افغانستان کی سرزمین چھوڑنے پر مجبور کردیا تھا۔ دوسرے وہ اسلام دشمن ممالک ہیں' جو مسلمانوں کی ابھرتی ہوئی قوت کو دیکھ کر سراسیمگی کا شکار ہوگئے ہیں۔ انہیں خدشہ ہے کہ افغانستان میں اگر امن قائم ہوگیا اور وہاں اسلامی حکومت قائم ہوگئی تو پھر یہ اسلام دشمن طاقتیں نئے سرے سے اپنے زخم چاٹنے لگیں گی۔ اسی خیال کے پیش نظر انہوں نے عالمی سطح پر اسلام اور مجاہدین کے خلاف سازشوں کا ایک جال بچھا رکھا ہے۔ یہ شکست خوردہ عناصر آئے دن' بے پر کی اڑا کر' لوگوں کے حوصلوں کو پست کرنے میں مصروف دکھائی دیتے ہیں۔ اس تناظر میں ہم اہل وطن سے اپیل کریں گے کہ وہ ہوش کے ناخن لیں اور غداروں' غیرملکی آقاؤں کے ایجنٹوں اور خدا اور رسول ﷺ کے باغیوں کی سازشوں کو خاک میں ملادیں۔ قدرت کا غیر محسوس ہاتھ تو ان ناہنجاروں کو اپنے انجام تک پہنچا ہی دے گا مگر ہمیں بھی اپنی دینی اور ملی ذمہ داریاں پوری کرنا ہوں گی۔ ان گم گشتہ راہ عناصر کی ملک دشمن سرگرمیوں کا محاسبہ کرنا' وطن عزیز کی بقا' استحکام اور سلامتی کے لئے ازبس لازم ہے۔ (نوائے وقت کراچی ۱۴ اگست ۱۹۹۶ء)

(نوٹ) قادیانیوں کو آئین و قانون کا پابند کرکے کلیدی آسامیوں کو ان سے آزاد کرالیا جائے تو غداروں' غیرملکی آقاؤں کے ایجنٹوں اور خدا اور رسول ﷺ کے باغیوں کی سازشوں کا بڑی حد تک قلع قمع ہوجائے گا۔

(ا۔ا۔ا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالمی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم (برطانیہ)

رپورٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انگلینڈ کے تحت ۱۱ اگست بروز اتوار جامع مسجد (سینٹرل) برمنگھم میں گیارہویں عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی یہ کانفرنس اس سلسلے کی کڑی ہے جس کا آغاز ۱۹۸۵ء میں ویمبلے ہال لندن میں اس وقت کیا گیا جب قادیانی جماعت کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ کے بعد پاکستان سے جاکر لندن آباد ہوا اور قادیانی جماعت نے ربوہ کے بجائے لندن کے قریب اپنا مرکز قائم کرلیا اور ربوہ میں سالانہ اجتماع پر پابندی کے بعد لندن میں اپنے اجتماع کا آغاز کیا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا خواجہ خان محمد صاحب کے حکم پر امام اہلسنت مولانا مفتی احمد الرحمٰن۔ تحفہ قادیانیت کے مولف مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے انگلینڈ کا دورہ کرکے لندن میں ختم نبوت سنٹر قائم کرنے کا فیصلہ کیا اور علماء یورپ کے مشورے اور جمعیت علماء برطانیہ کے تعاون سے ویمبلے ہال لندن میں پہلی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی اس کانفرنس میں یورپ' انڈیا' پاکستان' بنگلہ دیش کے جید علماء کرام نے خطاب کیا۔ اس کانفرنس کے دوران نتائج کے پیش نظر اس کو سالانہ کانفرنس کا عنوان دیا گیا اس طرح ۹۶ء میں گیارہویں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ حسب سابق اس کانفرنس کی تیاری کے لئے انگلینڈ کے تمام شہروں میں جمعیت علماء برطانیہ' دارالعلوم بری' جامعہ اسلامیہ نوٹنگھم۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلجیم اور جرمنی کے تعاون سے گلاسکو ایڈنبرا' شیفیلڈ' بریڈ بولٹن' لیسٹر' بریڈ فورڈ' والسال' مانچسٹر' برمنگھم' بری' نوٹنگھم' لندن' آکسفورڈ اور دیگر شہروں میں ختم نبوت سیمینار' توحید و سنت کانفرنس وغیرہ کا انعقاد کیا گیا اور تقریباً" تین سو پروگراموں سے مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا مفتی محمد اسلم' مولانا عبدالرحمان' مولانا عبدالرشید ربانی' حاجی عبدالرحمٰن یعقوب باوا' مولانا منظور احمد الحسینی' مولانا محمد سلیم' مولانا ابراہیم سیالکوٹی وغیرہ نے خطاب کیا' کانفرنس سے قبل مولانا خواجہ خان محمد' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ' قاری محمد طیب نقشبندی' جمعیت علماء ھند کے امیر جانشین شیخ الاسلام مولانا محمد اسعد مدنی' قاری عمر خطاب' نواب کنور محمد سلیم' مولانا خلیل احمد بندھانی' مولانا سعید احمد جلالپوری' مفتی محمد جمیل خان وغیرہ حضرات انگلینڈ پہنچے تو جمعیت علماء برطانیہ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے رہنماؤں نے پرجوش خیر مقدم کیا ان علماء کرام نے کانفرنس سے قبل بعض بڑے اجتماعات سے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس کا آغاز صبح دس بجے ہوا تو انگلینڈ کے تمام بڑے شہروں سے کوچوں' ویگنوں اور گاڑیوں کے ذریعہ جوق درجوق جانثاران ختم نبوت پہنچنے شروع ہوگئے تھے۔ کانفرنس کی مناسبت سے جنگ لندن نے ایک خصوصی صفحہ شائع کیا۔ اور مولانا خواجہ خان محمد کی صدارت میں قاری محمد ہارون اور قاری صولت نواز کی خوش الحان آواز اور مسحور کن تلاوت سے جب کانفرنس شروع ہوئی تو فضاء پر ایک عجیب روحانی کیفیت طاری ہوگئی اور تلاوت کے بعد محمد شعیب نے نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہدیہ نعت پیش کیا۔ اس کے بعد لندن دفتر کے انچارج حاجی عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور ناظم تبلیغ مولانا منظور احمد الحسینی نے کانفرنس کے اغراض و مقاصد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا

تاریخی جائزہ اور ۸۵ سے اب تک یورپ میں مجلس کے کام سے متعلق تفصیلات بیان کیں۔ اس کے بعد مذہبی اسکالر تحفہ قادیانیت کے مولف اور جنگ میں "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے کالم نگار مولانا محمد یوسف لدھیانوی کو خطاب کی دعوت دی گئی۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ کے بعد نبوت و رسالت کا سلسلہ منقطع کردیا گیا۔ مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک جس نے بھی نبوت، رسالت و مسیح موعود، امام مہدی، عیسیٰ بن مریم ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا امت مسلمہ نے اس کو مسترد کردیا اور امت کا اجماعی طور پر کسی منکر نبوت کو مسترد کردینا خلیفہ اول نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کرکے ثابت کردیا کہ جھوٹے نبی کے خلاف جہاد ضروری ہے اور امت مسلمہ کا یہی فرض ہے کہ جب بھی کوئی جھوٹا نبی، مہدی یا مسیح موعود پیدا ہو اس کے خلاف جہاد کرے اور اس کو اپنے آپ سے الگ کردے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ ایک ارب بیس کروڑ مسلمانوں نے عقیدہ ختم نبوت پر غیر متزلزل یقین کرکے قادیانیت کی نفی کردی ہے یہی وجہ ہے کہ رابطہ عالم اسلامی کے تحت فقہی کونسل میں ۴۰ اسلامی ممالک کے علماء نے قادیانیت کے غیر مسلم ہونے کا فتویٰ صادر کیا۔ پھر پاکستان کی قومی اسمبلی نے مرزا ناصر اور لاہوری قادیانی جماعت کے سربراہ پر تفصیلی جرح کرکے اور تمام عقائد کی جانچ پڑتال کرکے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ ۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا پاکستان کی چھوٹی عدالت سے لے کر عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ نے طویل عرصہ مقدمات کی سماعت کرکے فریقین کے دلائل کی روشنی میں قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کے فیصلے پر مہر تصدیق ثبت کی اور قادیانیوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے مذہب کے لئے الگ امتیازات قائم کریں اور اپنے آپ کو مسلمان نہ کہیں اور نہ کہلوائیں اور مسلمانوں کے شعائر استعمال نہ کریں۔ اب جبکہ پاکستان کی آئین ساز اسمبلی، تمام عدالتوں اور تمام مسلم ممالک نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا ہوا ہے تو انگلینڈ اور یورپ اور مغرب کو چاہئے کہ وہ قادیانیوں کے ساتھ غیر مسلم کمیونٹی کا معاملہ کریں اور قادیانیوں کو مسلمانوں کے حقوق نہ دیں بلکہ سکھوں، ہندوؤں اور دیگر مذاہب کے حقوق کی طرح قادیانیوں کے حقوق متعین کریں اور ان کو بلاوجہ سیاسی پناہ نہ دیں کیونکہ یہ جھوٹ بول کر اپنے آپ کو مظلوم ظاہر کرتے ہیں۔ پاکستان میں ان پر کوئی ظلم نہیں ہو رہا بلکہ اقلیتوں سے زیادہ حقوق ان کو حاصل ہیں۔ بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں۔ تجارت کی مکمل آزادی ہے البتہ ان کو صرف اتنا کہا جاتا ہے کہ یہ لوگوں کو اسلام کا نام لے کر مسلمانوں کو دھوکہ نہ دیں۔

جمعیت علماء ہند کے مولانا محمد اسعد مدنی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی گروہ سے ہمارا اختلاف صرف اور صرف یہ ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اور رسول کہتے ہیں جبکہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ اگر قادیانی جماعت اپنے اس عقیدے سے توبہ کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ ختم نبوت کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی کو مسترد کردے اور دعوت اسلام قبول کرلے تو ہمارا ان سے کوئی اختلاف نہیں۔ ہم ان کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اسلام کے دامن رحمت میں آجائیں تاکہ دنیا و آخرت سے نجات حاصل کریں اگر وہ اپنے اس عقیدہ سے باز نہ آئے اور مرزا غلام احمد کو نبی، مہدی، مسیح موعود، یا مجدد تسلیم کرتے رہے تو مسلمان ان کو کسی صورت میں امت مسلمہ کی حیثیت سے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں وہ اپنے مذہب کے لئے الگ تشخص قائم کریں۔ غازی نذیر احمد ایڈووکیٹ نے کہا کہ دنیا کی تمام عدالتوں نے مسلمانوں کے دلائل سننے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار وکیلوں کے دلائل کے بعد یہ فیصلہ دیا کہ قادیانی گروہ امت مسلمہ سے علیحدہ ہے۔ ان کے اپنے عقائد ہیں۔ اپنی رسومات ہیں۔ جو کسی طور پر مسلمانوں اور اسلامی تعلیمات سے میل نہیں کھاتیں ایسی صورت میں قادیانی جماعت کا مسلمان رہنے پر اصرار ہٹ دھرمی اور دھوکہ بازی ہے۔ اگر قادیانی اپنے آپ کو سچا سمجھتے ہیں تو پھر انہیں مسلمان کہنے اور مسلمان کہلوانے پر اصرار کیوں ہے دراصل وہ اسلام کا نام لے کر اور اپنے آپ کو مسلمانوں میں شامل کرکے نوجوان نسل کو گمراہ کرنے کے لئے حربے اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ وہ عالم اسلام میں گھسنے کے لئے مسلمانوں کا نام استعمال کرتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے نام پر مغرب سے حقوق حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اب جبکہ افریقہ کی عدالت نے بھی واضح طور پر فیصلہ دے دیا کہ قادیانی گروہ مسلمانوں سے الگ ہے تو اب قادیانی جماعت کو نوشتہ دیوار پڑھ لینا چاہئے دراصل قادیانی جماعت کا مقصد مسلمانوں کو اشتعال دلانا ہے تاکہ مسلمان احتجاج کریں اور اس کو مغرب کی دنیا میں ظاہر کرکے سیاسی پناہ اور ناجائز مراعات حاصل کریں۔ مغرب کو چاہئے کہ وہ قادیانی جماعت کی ان سیاسی چالوں کو سمجھیں قادیانی جماعت کی لڑائی علماء سے نہیں۔ یہ فرق واریت نہیں ہے۔ ایک الگ مذہب کی بنیاد اور مسلمانوں کے خلاف ایک عظیم سازش ہے۔ مغرب کو دوہرا معیار اختیار نہیں کرنا چاہئے۔ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی توہین کی ہے۔

دوسری نشست کا آغاز قاری صولت نواز کی تلاوت سے ہوا۔ گلاسگو کے حاجی محمد صادق

نے ہدیہ نعت پیش کیا اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث نبویہ میں مسیح موعود اور مہدی کے بارے میں پیشین گوئیاں اور نشانیاں بتائی ہیں ان میں ایک بھی مرزا غلام احمد پر ثابت نہیں ہوئی اس کے باوجود مرزا صاحب کی طرف سے اس قسم کے دعوے کفر نہیں تو اور کیا ہیں اور پھر مسیح موعود کے بعد ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کر کے مرزا غلام احمد نے اپنے سابقہ کفر کو فوری طور پر واضح کر دیا اس کے بعد علماء کرام کے پاس کوئی گنجائش نہیں تھی کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کو ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو علماء کرام کافر نہیں کہہ رہے بلکہ مرزا نے ایسے غلط عقائد اختیار کئے ہیں جس کی وجہ سے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں کہ ان کو کافر کہا جائے۔ مسیلمہ کذاب سے جو جھوٹی نبوت کا سلسلہ شروع ہوا تھا مرزا غلام احمد قادیانی اسی سلسلے کی اس دور میں کڑی ہے جس طرح مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد فرض تھا اسی طرح قادیانی جماعت کے خلاف بھی جہاد ضروری ہے۔ مجلس تحفظ حقوق اہلسنت کے سربراہ مولانا سید عبد المجید ندیم شاہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت پہلا عقیدہ ہے جس پر امت نے پہلا اجماع کیا سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام صحابہ کرام کو جمع کیا اور جھوٹے نبی مسیلمہ کذاب کا مسئلہ پیش کیا سب نے اتفاق کیا کہ اس کے خلاف جہاد کیا جائے۔ ۱۲ سو سے زائد صحابہ کرام نے جان کا نذرانہ پیش کیا اور بالآخر مسیلمہ کذاب بمع لشکر کے جہنم رسید ہوا اس وقت سے لے کر آج تک مسلمان منظم طور پر جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف جہاد میں مصروف عمل ہیں۔ قادیانیوں کے خلاف بھی مسلمانوں کی جدوجہد اس جہاد کے سلسلے کا ایک حصہ ہے مسلمانوں کو چاہئے مولانا خواجہ خان محمد، مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی قیادت میں جہاد کو پوری دنیا میں پھیلائیں۔ کانفرنس سے جامع مسجد توحید جرمنی کے خطیب مولانا مشتاق الرحمان۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، بیلجیم کے صدر قاری عبدالمجید سواد اعظم اہلسنت کے قاری محمد طیب نقشبندی، مولانا محمد اکرم طوفانی، قاری عمر خطاب، جمعیت علماء برطانیہ کے مفتی محمد اسلم، مولانا عبید الرحمان، قاری عبدالرشید ربانی، مفتی مقبول احمد، قاری خلیل احمد بندھانی اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں پندرہ سے بیس ہزار افراد شریک ہوئے جس میں سینکڑوں علماء کرام شامل تھے۔

(جاری ہے)

عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد اور ایمان کی روح ہے۔

مکار انگریز نے قادیانی نبوت کا تخم سرزمین ہند میں کاشت کر کے وحدت ملی پر شب خون مار کر اسے پارہ پارہ کرنے کی ناکام کوشش کی۔ مولانا نذیر احمد تونسوی

ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے جان دینا بھی سعادت ہے۔ مولانا محمد رمضان میمن

تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔ مولانا جمیل الرحمٰن نقشبندی

فتنہ مرزائیت کے خاتمہ تک اس کا تعاقب جاری رہے گا۔ مولانا قاری محمد طاہر

حیدر آباد (رپورٹ: اورنگ زیب خان) گزشتہ دنوں جامع مسجد زم زم جنرل بس اسٹینڈ حالی روڈ حیدر آباد میں ایک روزہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی' خطیب سندھ مولانا محمد رمضان میمن' مجلس تحفظ حقوق اہل سنت کے رہنما مولانا جمیل الرحمان نقشبندی' جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا قاری محمد طاہر' مولانا محمد صالح خلیق' مولانا قاری محمد احمد اور مولانا محمد شفیق ہزاروی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد اور ایمان کی روح ہے اور پورے دین اسلام کی عمارت اس عقیدہ کی بنیاد پر قائم ہے اور ملت اسلامیہ کی وحدت کا راز بھی اس عقیدہ میں پنہاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے صریح اعلان اور ملت اسلامیہ کے متواتر اقدامات کے بعد یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی شخص جو دماغی طور پر معذور نہ ہو سنجیدگی کے ساتھ دعویٰ نبوت بھی کر سکتا ہے۔ اس لئے مسیلمہ کذاب سے لے کر مسیلمہ پنجاب مرزا قادیانی تک ہر مدعی نبوت کے دعویٰ کا کوئی سیاسی یا معاشی سراغ ضرور ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ آسمان سے مغرب کی طرف سے بارش کی طرح نازل ہونے والی زوروار وحی نے مرزا قادیانی کو دعویٰ نبوت کے لئے آمادہ کیا اور عیار انگریز نے قادیانی نبوت کا تخم سرزمین ہندوستان میں کاشت کر کے وحدت ملی پر شب خون مار کر اسے پارہ پارہ کرنے کی ناکام کوشش کی اور قادیانی کی سیاسی نبوت نے تبلیغ اسلام کے پردے میں عالم اسلام کے لئے کفری عقائد کا جال بچھا کر مسلمانوں کو پریشان کیا۔ انہوں نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ طاغوت برطانیہ نے اپنے خود کاشتہ پودے مرزا قادیانی سے نبوت کا دعویٰ ایسے دور میں کرایا جب مسلمانان ہند بلکہ اسلامیان عالم کا سیاسی فیصلہ سفید آقاؤں کے رحم و کرم پر تھا۔ اگر مرزا قادیانی حریم نبوت پر قدم رکھنے کی جرات عہد صدیقی میں یا کم از کم دور خلافت ترکیہ میں بھی کی ہوتی تو اس کا انجام اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب سے مختلف نہ ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ فتنہ مرزائیت اتنا خطرناک فتنہ ہے کہ دور اول سے آج تک جتنے فتنے بھی اسلام کے خلاف پیدا ہوئے ان سب کی مجموعی فتنہ پردازی بھی فتنہ مرزائیت کے سامنے شرمندہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے سوا مدعی الوہیت کا وجود ناقابل برداشت ہے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی کے بعد کسی مدعی نبوت کی گستاخی بھی لائق تحمل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اہل اسلام پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ باغیان ختم نبوت قادیانیوں کے خلاف اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے سینہ سپر ہو کر قادیان کی بناسپتی اور سیاسی نبوت طلسم سامری کو پاش پاش کر ڈالیں اسی فریضہ کو ادا کرنے کا نام تحفظ ختم نبوت ہے اور ہر دور میں مسلمانان عالم نے اس فریضہ کو ادا کیا ہے اور کبھی بھی اس فریضہ کی ادائیگی سے غافل نہیں رہے۔ اور آج عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے شمع ختم نبوت کے پروانے پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب کر کے منظم طریقہ سے عالم اسلام کی جانب سے یہ فریضہ ادا کرنے میں دن رات مصروف عمل ہیں۔ علماء کرام نے پر زور مطالبہ کیا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر

مکمل عمل درآمد کرایا جائے اور قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا فوری نوٹس لے کر انہیں اس ملک کے آئین کا پابند کیا جائے اور تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کر کے ان کی جگہ پر مسلمانوں کی تقرری کی جائے کیونکہ قادیانی اپنے عہدہ اور منصب سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ملک و ملت کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ اگر بروقت نوٹس نہ لیا گیا تو حالات دگرگوں ہو سکتے ہیں پھر مسلمان ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

●

قرارداد مذمت

ضلع بھاولنگر میں قادیانی ٹولہ اپنے کفریہ عقاید کے فروغ اور تخریبی کارروائی سے باز آجائیں ورنہ ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی اور ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ان کو بے نقاب کر دیں گے۔ ان خیالات کا اظہار ینگ جرنلسٹس بھاولنگر کے ترجمان نوجوان صحافی ملک صفدر ضیاء نے اپنے ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ٹولے نے چک نمبر ۵۶ فور آر ہارون آباد میں جو کارروائی کی ہے وہ قابل مذمت ہے اور ہم انتظامیہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ تخریبی کارروائی کرنے والے قادیانیوں کے خلاف سخت ایکشن لے اور ان کے خلاف مقدمے درج کر کے کارروائی عمل میں لائی جائے۔

انہوں نے کہا کہ علاقے میں قادیانی اپنی تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں اور انہیں روکنے والا کوئی نہیں یا وہ اپنے آپ کو قانون سے بالاتر خیال کرتے ہیں۔

ملک صفدر نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کے گھروں سے ڈش انٹینا اتارے جائیں جن سے وہ دوسرے لوگوں کو اپنے سیٹلائٹ چینل کے تبلیغی پروگرام سے گمراہ کرتے ہیں۔

دیگر مسلمانوں کی طرح کلمہ طیبہ و دیگر تبلیغی کارروائیوں کی بھی انتظامیہ کو خبر لینی چاہئے تاکہ ہارون آباد جیسا واقعہ پھر نہ ہو سکے۔

عہدیداران مجلس عمل ضلع ساہیوال کا انتخاب

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع ساہی وال کا اجلاس زیر صدارت صاحبزادہ پیر منظر فرید بمقام جامع مسجد عیدگاہ میں منعقد ہوا جس میں مولانا عبدالرشید راشد مفتی ولایت اقبال' ڈاکٹر سعید احمد اسحاق' قاری منظور احمد طاہر' میجر ہدایت اللہ سید انعام اللہ بخاری' عبدالمتین چوہدری ایڈووکیٹ' مولانا عبدالستار' مولانا محمد اسماعیل اور تمام مکاتب فکر کے علماء و خطباء شریک ہوئے۔ اتفاق رائے سے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع ساہیوال کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ صدر مولانا عبدالرشید راشد' نائب صدر مفتی ولایت اقبال و سید عابد حسین بخاری ایڈووکیٹ' جنرل سیکرٹری عبدالمتین چوہدری ایڈووکیٹ' ڈپٹی سیکرٹری ڈاکٹر محمد طاہر سراج' سیکرٹری نشر و اشاعت مولانا محمد عبدالخالق رحمانی مبلغ ختم نبوت' خازن مولانا عبدالستار خطیب عیدگاہ' سرپرست اعلیٰ پیر منظر فرید جامعہ فریدیہ اور مولانا عبدالرشید جامعہ رشیدیہ۔

اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اقلیتوں کو دوہرے ووٹ دینے کا حق ختم کیا جائے اور قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔

مبلغین ختم نبوت کا دورہ بلوچستان

کوئٹہ (رپورٹ: غلام یاسین) گزشتہ سال ۱۴۱۶ھ کی طرح ۱۴۱۷ھ کی پہلی میٹنگ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان صاحب جالندھری کی صدارت میں ہوئی اور امسال بھی بلوچستان میں گزشتہ سال کی طرح ۱۸ صفر سے ۲۵ صفر تک تبلیغی کورس مرتب کئے گئے جو کہ لورالائی ژوب کوئٹہ چمن پشین مستونگ میں قرار دیئے گئے کورس کرانے کی خاطر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے مبلغ مولانا جمال اللہ الحسینی' مولانا حفیظ الرحمان رحمانی بلوچستان کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی شامل تھے اس کورس کی سرپرستی بلوچستان ختم نبوت کے امیر مولانا منیر الدین مولانا انوار الحق حقانی مولانا عبدالواحد صاحب ممبر شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم کا تین افراد کا وفد ۱۹ صفر کو ژوب روانہ ہوا جہاں مولانا محمد علی صدیقی صاحب خطیب مسجد مرکزی دفتر مدرسہ مدینۃ العلم اور قاری دوست محمد ڈاکٹر اعجاز صاحب نے وفد کا خیر مقدم کیا اور بعد نماز عصر مرکزی مسجد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا جمال اللہ الحسینی نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمانوں پر موجود ہیں اور قیامت سے قبل اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے شادی کریں گے اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دیں گے اور اس دنیا سے انتقال فرمائیں گے تو روضہ رسول اللہ میں دفن ہوں گے۔ مولانا حفیظ الرحمن صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مسئلہ ختم نبوت بہت ہی اہمیت کا حامل مسئلہ ہے اور نبی کریم پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اس لئے کہ آپؐ پوری دنیا کے لئے نبی رحمت قیامت تک کے لئے بن کر آئے ہیں مولانا محمد علی صدیقی مبلغ بلوچستان نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانی نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کو قادیانیت کے جال سے بچانے میں مصروف عمل ہے اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین آپ حضرات کی معلومات کے لئے تشریف لائے ہیں آخر میں مولانا محمد علی صدیقی نے عوام الناس کا مجموعی طور پر اور مولانا محمد دین صاحب' قاری دوست محمد' ڈاکٹر اعجاز صاحب کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا اور پروگرام مولانا محمد دین صاحب کی دعا پر اختتام پذیر ہوا اور مجلس کے وفد

رات کا قیام ژوب میں کیا اور صبح ۲۰ صفر کو لورالائی کی طرف عازم سفر ہوا لورالائی میں وفد کا استقبال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حاجی محمد شفیع' محمد اشرف مولانا ممتاز صاحب' مولانا آغا محمد' مولانا محب اللہ' مولانا نیاز الرحمان حیدری نے کیا اور ۲۰ صفر کو بعد نماز عصر جامع مسجد مرکزی میں مولانا ممتاز صاحب کی صدارت میں ایک عظیم الشان کانفرنس ہوئی جس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا حفیظ الرحمان رحمانی صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اقدس کو خاتم الانبیاء ہونے کا لقب دیا ہے اور آپ کی ختم نبوت کی گواہی قرآن مجید سے احادیث مبارکہ سے ثابت ہے اور اس بات کا عقیدہ رکھنا کہ آپ آخری نبی ہیں اور اب آپ کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں عین ایمان ہے اور امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے اور قادیانیت اس سے انکار کرتی ہے اور اجماعی عقیدہ جو قرآن اور حدیث سے ثابت ہو اس کا انکار کفر ہے۔ مولانا جمال اللہ الحسینی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانی حضرات کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب نازل ہوں گے لیکن قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا غلام قادیانی مسیح موعود ہے اور کہتے ہیں کہ مرزا غلام قادیانی کو مسیح مانو۔ مولانا نے فرمایا کہ ہم مرزا قادیانی کو کیسے عیسیٰ مانیں اس میں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک نشانی بھی موجود نہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں ہوں گی۔

مولانا محمد علی صدیقی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام مسلمانوں کی پسندیدہ جماعت ہے اور یہ جماعت پوری دنیا میں قادیانیت کے خلاف ان کا تعاقب کر رہی ہے جہاں بھی قادیانی کسی کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین وہاں پہنچ کر قادیانیت کا سدباب کرتے ہیں۔ ۲۱ صفر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ وفد ژوب روانہ ہوا اور شام چھ بجے ژوب پہنچا جہاں ژوب مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ حاجی محمد اکبر مولانا اللہ داد اور دیگر احباب نے وفد کا خیر مقدم کیا ۲۱ صفر کو سب سے پہلا پروگرام گورنمنٹ ڈگری کالج ژوب میں ہوا جس کی صدارت پروفیسر سعد اللہ خان نے کی اور مولانا جمال اللہ الحسینی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی کی دو پیشین گوئیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل چلے گی قادیانیوں سے پوچھ لو کیا ریل مکہ اور مدینہ کے درمیان چلی ہے اور دوسری مرزا قادیانی نے محمدی بیگم کے بارے میں کہا کہ میرا اس سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر نکاح کر دیا ہے لیکن مرزا قادیانی مر گیا محمدی بیگم اس کو نہ مل سکی لہٰذا مرزا قادیانی کی دونوں باتیں جھوٹی اور جس کی باتیں جھوٹی ہوتی ہیں وہ شخص قابل اعتبار نہیں ہوتا چہ جائے اس کو نبی بنایا جائے یا مانا جائے مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام بہت ہی اعلیٰ اور آسان ترین مذہب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو دنیا میں بھیج کر جہاں اپنی بندگی کا حکم دیا وہاں نبی کریم کی عالمگیر نبوت کا اعلان بھی کرایا مولانا نے طلباء کرام سے کہا کہ آپ سوچتے ہوں گے کہ ہمارے ژوب کے علاقہ میں قادیانی نہیں ہیں تو آپ ہمیں قادیانیت کے بارے میں کیوں بتا رہے ہیں اس کے جواب میں فرمایا کہ آپ معمار قوم ہیں آپ نے کل مکران ملازمت کے لئے دوسرے علاقہ جات میں جانا ہے اگر آپ کو ان سے واسطہ پڑا تو آپ کو ان کا مقابلہ کرنا آسان ہو جائے گا کالج کا پروگرام کوئی ڈیڑھ گھنٹہ رہا اور آخر میں علماء کرام کے مختلف سوالات کے جوابات مولانا حفیظ الرحمان صاحب نے دیئے۔ اسی دن بعد نماز عصر مرکزی جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس کا پروگرام تھا جس کی صدارت مولانا اللہ داد صاحب خطیب مسجد نے کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا جمال اللہ الحسینی نے نبی کریم کی سیرت پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ نبوت کا دامن پاک صاف ہوتا ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اس کی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک شریف انسان بھی نہیں تھا ہمیں قادیانیوں پر حیرت ہے کہ وہ کیسے اس کو اپنا سربراہ مانتے ہیں۔ مولانا حفیظ الرحمان رحمانی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اسلام ایک سلامتی والا مذہب ہے جس کو قبول کرنے والا امن میں ہو جاتا ہے قادیانیوں سے ہمارا لین دین کا جھگڑا نہیں بلکہ ہمارا ان سے عقیدہ ختم نبوت کا اختلاف ہے تمام مسلمان نبی کریم کے دامن سے وابستہ ہو جائیں ہمارے بھائی ہیں مولانا نے مسئلہ ختم نبوت پر تفصیلی روشنی ڈالی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانیوں سے ہمارا اختلاف مہدی مسیح اور نبوت کے مسئلہ پر ہے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم کے بعد اب کوئی نبی نیا نہیں آئے گا اور نہ نئے نبی کی ضرورت ہے اور قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ہونے کا درجہ دیتے ہیں جو کفر ہے اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت مہدی جن کا نام محمد بن عبداللہ والدہ کا نام آمنہ ہو گا اور سادات خاندان سے ہو گا ان کی پیدائش مدینہ میں ہو گی اور مکہ میں ظہور ہو گا ابھی تک نہیں ہوا ہے' لیکن قادیانی مرزا قادیانی کو مہدی بنا کر پیش کرتے ہیں جس میں مہدی کی ایک نشانی بھی نہیں تیسرا اختلاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب تک زندہ آسمانوں پر موجود ہیں قیامت کے قریب اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور دمشق کی جامع مسجد میں اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے ان کا نام عیسیٰ ہو گا لقب مسیح روح اللہ ہو گا بغیر باپ کے ہوں گے اور قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں کشمیر سرینگر کے محلہ خان یار میں دفن ہیں اور

باقی صفحہ ۲۷ پر

ایک ضروری اعلان و خوشخبری

ماہنامہ "لولاک" کے

کا مرکزی دفتر ملتان سے اجراء

○ ----- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی راہنما حضرت مولانا تاج محمود صاحب مرحوم نے آج سے پینتیس سال قبل ہفتہ وار لولاک کا فیصل آباد سے اجراء فرمایا تھا اور عرصہ تیں' پچیس سال خون دل سے اس کی آبیاری فرماتے رہے۔ ایک زمانہ میں رد قادیانیت کے ضمن میں ہفتہ وار لولاک کو ایک تاریخی مقام حاصل تھا۔ آپ نے لولاک کو عالمی مجلس کا ترجمان بنا دیا تھا۔ اس زمانہ میں قادیانیت کے خلاف کام کرنا جان جوکھوں میں ڈالنے کے مترادف تھا۔

○ ----- آپ کی خدمات کے بعد آپ کے صاحبزادے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب مدظلہ نے اپنے گرامی قدر والد مرحوم کی روایات کو زندہ رکھا اور ہفتہ وار لولاک مثالی خدمات انجام دیتا رہا۔

○ —— گزشتہ کچھ عرصہ سے لولاک کی اشاعت میں تعطل پیدا ہو گیا تھا' جس کا علمی و جماعتی حلقہ میں بہت اثر لیا گیا۔ جبکہ عرصہ سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان سے ایک ترجمان شائع کیا جائے۔ ہفتہ وار لولاک فیصل آباد' ہفتہ وار ختم نبوت کراچی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دونوں ترجمانوں نے جو مثالی و سنہری خدمات سرانجام دی ہیں وہ تاریخ کا ایک حصہ ہے۔

○ ----- محرم ۱۴۱۷ھ میں عالمی مجلس کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس منعقدہ ملتان میں متفقہ طور پر طے ہوا کہ ہفتہ وار لولاک فیصل آباد کو بجائے ہفتہ وار کے ماہنامہ کر دیا جائے اور بجائے فیصل آباد کے مرکزی دفتر ملتان سے شائع کیا جائے۔

○ —— حسب سابق اس کے مدیر حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب ہوں گے۔ اور اس کے جملہ انتظامات' آمد و صرف کی ذمہ داری دفتر مرکزیہ کی ہو گی۔

○ ----- عالمی مجلس کے اس فیصلہ کا مبلغین حضرات و جماعتی رفقاء نے بھرپور خیر مقدم کیا ہے اور ہر ایک نے بڑھ چڑھ کر اسے کامیاب بنانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔

○ —— فیصل آباد سے ملتان لانے کے لئے چند قانونی دشواریاں ہیں۔ جونہی وہ دور ہو گئیں ان شاء اللہ العزیز اسے دفتر مرکزیہ سے شائع کرنے کا اہتمام کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز۔

○ ----- تمام دینی حلقہ اور ختم نبوت کے مشن سے وابستہ حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس امر خیر دعاء فرمائیں۔ اللہ رب العزت محض اپنے فضل و احسان سے اسے شروع کرنے کی توفیق ارزاں فرمائیں۔ پرچہ کن خصوصیات کا حامل ہو گا۔ زرمبادلہ' ضخامت' مضامین کی ترتیب و پالیسی اور دیگر امور کی تفصیلات طے کی جا رہی ہیں۔ جنہیں عنقریب آپ کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔

وما توفیقی الا باللہ' علیہ توکلت والیہ انیب

رابطے کا پتہ

(حضرت مولانا) عزیز الرحمان جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ۔ ملتان

تاجدار ختم نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

ختم نبوت کانفرنس

پندرھویں سالانہ

دو روزہ

بتاریخ ۳-۴ اکتوبر ۱۹۹۶ء بروز جمعرات جمعۃ المبارک مسلم کالونی (ربوہ) صدیق آباد

مطابق ۱۹-۲۰ جمادی الاول ۱۴۱۷ھ

مخدوم المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

امیر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

علماء مشائخ

سیاسی قائدین

دانشور اور وکلا

خطاب فرمائیں گے

کانفرنس میں عصر تا مغرب فتنۂ قادیانیت کے متعلق سوال و جواب کی محفل منعقد ہوگی جس میں ہر شخص کو تحریری سوال کرنے کی اجازت ہوگی حضرت مولانا محمد یوسف صاحب جواب دیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

فون ملتان
۵۸۳۴۸۶
۵۱۴۱۲۲
کراچی ۷۷۸۰۳۴۰